

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

Episode 26 to 29

(مزید ناول پڑھنے کے لیے اس لنک کو سرچ کریں)

For more novel kindly Google this link

<https://ezreaderschoice.com>

اسلام علیکم!

ہمارے اور گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں [/https://ezreaderschoice.com](https://ezreaderschoice.com)

آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: <https://www.facebook.com/mubarra1>

Email address: mobimalik83@gmail.com

readerschoicemag@gmail.com

Facebook groups : **Readers Choice,**

نن نہیں ایس ایسا لک کیسے ہو ہو سکتا ہے خالہ اماں کچھ دن پہلے مجھے مل کہ گئی تھی یہ یہ جھوٹ ہے "وہ بھاگتی ہوئی کمرے کی جانب چلی گئی تھی جہاں شکورن خالا کے بیٹے اسے عجیب نگاہوں سے دیکھ رہے تھے"

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

ام _____ اماں _____ اماں اس نے دروازہ کھولا لکڑی کے بوسیدہ دروازے چرچرا کہ رہ گئے خالی کمرہ اس کامنہ چڑا رہا تھا اماں کے پلنگ پہ سفید چادر تہہ ہوئی پڑی تھی اس کمرے سے ایسے مہک آرہی تھی جیسے تازہ پھولوں کی ہو ایسے لگ رہا تھا جیسے نور ہی چھایا ہو اس کا دل کٹ پڑا تھا وہ تقریباً آدھا گھنٹہ خالی ذہن سے کمرے کو دیکھتی رہی کچا سا کمرہ بہت صاف ستھرا لگ رہا تھا

اماں _____ اماں _____ کچھ دیر بعد مسلسل ماں کا نرم لہجہ کانوں میں گونجا وہ ماں کے پلنگ پہ بیٹھتی تقریباً خود کو پیٹتے ہوئے بولی تھی

اماں _____ "ماں کی سفید چادر کو سینے سے لگاتے اسکی بلند آہ جیسے عرش فرش کو ہلا گئی تھی اس کی ہچکچیاں سسکیاں نکلی _____" وہ آہیں بھر بھر کے رورہی تھی

اے ڈرامے مت کر اور یہاں سے چلتی بن _____ بیمار ماں کو یہاں مرنے کے لیے چھوڑ کے خود عیاشیوں میں مگن رہی اب ایسی حرکتیں کر کے مردہ کی قبر پہ لات مارنے آئی ہے _____ "شکورن خالہ کو اس کا رونازرا اچھا نہیں لگ رہا تھا اس لیے بلند آواز میں اسے سناتی باہر نکل گئی تھی

حجاب حجاب _____ "شکورن خالہ کی بہو نوری اس کو تڑپے دیکھ کہ بھاگ اسے ساتھ لگا گئی تھی نوری اسکی ہم عمر تھی جو اس کی سہیلی اس کی دکھ سکھ کا ساتھ تھی اسکی شادی ہوئی تو دوریاں آگئی تھی مگر نوری کو نہ بھول سکی تھی _____ حجاب ایسے نہ رو _____ "خالہ کی روح کو تکلیف ہوگی ایسے رورو کہ خود کو اذیت دوگی تو خالہ کی روح کو اذیت ہوگی صبر کرو _____"

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

مم۔۔ مجھے اماں یاد آرہی ہیں اماں اتنی جلدی چھوڑ کہ کیوں چلی گئیں میں تو اماں کی خوشیاں خریدنے کی تھی نوری
پھر مجھے چھوڑ کہ وہ اتنی دور کیوں چلی گئیں کیا انھیں میرا خیال نہیں آیا۔۔۔ "وہ تڑپتے سسکتے التجائیں کرتے ہوئے
نوری کو اپنے غم میں شریک کر رہی تھی

نہیں حجاب ایسے نہیں رو۔۔ پتہ ہے آخری وقت میں بھی میں نے خالہ کی آنکھوں میں حسرت دیکھی تھی ان کو
آخری وقت میں تم سے ملنے کی خواہش تھی وہ بار بار تمہارا نام لیتی رہی وہ مجھ میں تمہیں ڈھونڈ رہی تھی وہ بار بار
میری طرف دیکھتی رہی۔۔ "میں نے ان کی آنکھوں میں بے بسی کی انتہا دیکھی تھی آخری وقت میں بھی وہ
تمہاری وجہ سے تکلیف میں تھی کہ ان کے بعد تمہارا کیا ہوگا۔۔۔ "نوری نے اسے بتایا تو اسے لگا اسکا دل پھٹ جائے
گا وہ منہ کے آگے ہاتھ رکھ کہ رونے لگی تھی

مم۔۔ میں کتنی بد نصیب ہوں نہ نوری مم۔۔ میں اپنی ماں کا آخری دیدار بھی نہ کر سکی میں جو کر کے آئی ہوں مجھے لگا
تھا کہ وہ مجھ سے ناراض ہوں گی پر مجھے کیا پتہ تھا میری جنت مجھ سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ناراض ہو گئی ہے
مم۔۔ میں ساری زندگی کیسے گزاروں گی اماں کے بنا۔۔۔ "کیوں کیوں اماں نے میرا نہیں سوچا۔۔۔" وہ مجھے اکیلے
گھر میں چھوڑ کہ نہیں جاتی تھی کہ میں خود کو تنہا محسوس نہ کروں اب تو وہ ساری زندگی کے لیے مجھے تنہا کر گئیں
انھیں میرا خیال کیوں نہیں آیا۔۔۔؟

READERS CHOICE

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

اور پھر ساری زندگی انھوں نے دکھ دیکھے تھے نوری ساری زندگی وہ میری پیچھے بھاگتی رہیں میری خواہشوں کو پورا کرتی رہیں اور میں بد نصیب ان کے لیے ہی تو آسانیاں کرنے گئی مگر مجھے بھی ان کی طرح دکھ کے سوا کچھ نہیں ملا۔

نوری مجھے اماں کی قبر پہ جانا ہے۔۔۔ "نوری مجھے لے چلو۔۔۔" وہ اس کے ہاتھ پکڑتی گزارش کرتی ہوئی بولی۔

ابھی نہیں حجاب۔۔۔ فلحال میں تمھیں نہیں لے کہ جاسکتی جب اماں گھر نہیں ہوں گی تب لے چلوں گی ابھی خواہ مخوہ کا پتنگر بن جائے گا۔۔۔ "وہ اس کی تڑپ دیکھتے ہوئے بھی منع کر گئی تھی کیونکہ وہ اپنی ساس کو جانتی تھی وہ بہت جھگڑالو خاتون تھی اس کا جینا حرام کیا ہوا تھا ابھی تو وہ حجاب کو ان کی سازش کا بتانا چاہتی تھی مگر اسے ڈر بھی لگ رہا تھا۔۔۔"

اللہ کا نام ہے نوری مجھے لے چلو۔۔۔ "حجاب نے اس کے آگے باقده ہاتھ جوڑ دیے تھے نہیں حجاب ابھی مجھے سمجھنے کی کوشش کرو۔۔۔"

دن کو ایاز، نیاز اور اماں کھیتوں میں جائیں گے تو میں تمیں لے جاؤں گی تم جانتی ہونا اماں کو۔۔۔ "اس نے مدھم سی آواز میں کہا تھا۔۔۔"

ابھی تم رونا بند کرو اور خالہ کی مغفرت کی دعا کرو۔۔۔ میں کام ختم کر لوں پھر آؤں گی۔۔۔ "دبے دبے لفظوں میں اس نے حالات سے آگاہ کرنے کی کوشش کی تھی

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

اے کلمو ہی۔۔۔ "باہر آجا سارا کام پڑا ہوا ہے اور تجھے یہاں فضول کی ہمدردیوں کی پڑی ہوئی ہے میں تو ایاز سے کہہ رہی تھ جیسی پھوہڑ عورت سے جان چھڑائے مگر اس کو تو عشق سے فرصت ملے تو ماں کا سوچے نہ۔۔۔" وہ کمرے سے باہر نکلی تو شکورن خالہ مسلسل کھا رہی تھی ساتھ میں اسے کوس بھی رہی تھی نور کی نظر نیاز پہ پڑی جس کی غلیظ نظریں دروازے کو گھورے جارہی تھی وہ جانتی تھی وہ پاؤڈری انسان کو نسے شکار میں ہے اتنا تو جان گئی تھی اس کا دیور کس نوعیت کا انسان ہے۔۔۔" اس نے گھورا تو وہ نگاہیں پھیر گیا تھا



وہ گہری نیند میں تھا جب اس کی نیند میں خلل پڑا وہ اٹھ بیٹھا زری کا ہاتھ اسکی گردن کے ساتھ ٹچ ہوا اس کے ہاتھ سر سراہٹ سے اسکی آنکھ خود بخود کھل گئی یہ اسکی بچپن کی عادت تھی ذرا سا کھٹکا ہوا تو وہ اٹھ کہ بیٹھ جاتا بھی اس لیے بیٹھ گیا تھا اس نے زری کی طرف دیکھا جو سوتے ہوئے سائیڈ تبدیل کرتی پشت اس کی جانب کر گئی ایک نظر ارحام نے دیکھا تو وہ گہری نیند میں تھی۔۔۔

اس نے فون اٹھا کہ ٹائم دیکھا تو ایک بجے کا وقت تھا یہ تو طے تھا اب ساری اس کو نیند آنا مشکل تھی وہ کچھ دیر ایڈجسٹ ہونے کی کوشش کرتا رہا مگر بے سکونی سی ہوئی تو نظر پھر اپنے سے کچھ فاصلے پہ سوئی زری نے پہ پڑی جو رات گاڑی میں ہی سو گئی تھی اس کی طرف زری کی پشت تھی بالوں کی لمبی سی چیٹا بیڈ پہ پھیلی ہوئی تھی وہ بچوں کی طرح اس کے بالوں کو دیکھتا رہا پھر تھوڑا سا قریب ہوتے اسکے چیٹا کے بالوں کو کھولتا سوچوں میں گم ہوا تھا۔

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

وہ رات کو بمشکل اسے ریستورنٹ لے کہ گیا تھا وہ پھر بھی فاصلے پہ ہی رہی تھی ارحام نے فاصلے دور کرنے کی بارہا کوشش کی مگر زری کے پتھر یلے تاثرات کو دیکھتا خاموش ہو گیا اس نے بہت کوشش کی وہ اس کے ساتھ کچھ لمحے گزارے گا مگر کھانا کھانے کے بعد اس کی ایک ہی رٹ تھی کہ اس نے گھر جانا ہے اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے ارحام جانتا تھا طبیعت خرابی محض ایک بہانہ ہے اصل وجہ تو ارحام زکوان ہی ہے وہ جانتا تھا زری نے دل میں جو بدگمانی کا بیج تھا وہ پودے سے مضبوط درخت بن گیا تھا جس کی جڑیں کاٹنا اس کے لیے بہت مشکل تھا" —

چیٹا کے ساری بل کھولتا وہ اسے کھینچتے ہوئے اپنے قریب کرتا اس کے بالوں میں منہ چھپا گیا تھا لمبا سانس کھینچتے اس پاکیزہ رشتے کی لمس کی خوشبو محسوس کرنے لگا تھا وہ کسمپائی تو ارحام اسے پیچھے کرتا بازوؤں کے حصار میں لیے بالوں کے ساتھ کھیلنے لگا تھا آج پہلی دفعہ وہ بناڈو پٹے کے اس کے ساتھ لگی اس کے جذبات کو مکمل طور پہ بہکا رہی تھی اس کا من موہنا روپ، اسکے گداز وجود کو انور کرنا نادانی لگ رہی تھی اپنے اوپر ضبط کے پہرے باندھنا مشکل لگ رہا تھا اس کو اپنے قریب دیکھ کہ یوں لگا جیسے خوشبور قص کر رہی ہو وہ اس کے بالوں کو سہلاتا مزید کوئی پیش قدمی کرتا جب زری نے کی آنکھ کھل گئی تھی" —

آپ — آپ — "آنکھیں مسلتی ہوش میں آتی زری نے بری طرح ہڑبائی ایک نظر چاروں طرف ڈورائی تو خود کو اس کے بیڈ پہ پایا پھر بالوں میں نظر پڑی تو بال کھلے دیکھ کہ ہوش اڑ گئے اوپر سے خود کو پہلی بار بناڈو پٹے کے دیکھ لگا جیسے وہ اپنے اس بے نام سے محرم کے سامنے بے حجاب ہو گئی ہو" —

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قریبتیں محال بنیں ابیا علی

میں یہاں کیسے _____ "حیرت سے آنکھیں پھٹنے کی قریب تھی وہ کتنی دیر بے یقینی کے عالم میں دیکھتی رہی جو شوخی سے اسے ہی دیکھ رہا تھا" _____

ڈونٹ وری زری میں خود اٹھا کہ لایا تھا بظاہر تو نازک سی مومی گڑیا لگتی ہو ویسے ہو نسٹلی ہوا اچھی خاصی، سیلتھی سچ بتاؤں تو میرے بازوؤں میں ابھی تک درد ہو رہا ہے۔ "اچھی خاصی پہ زور دیتے بے باکی سے کہتے ارحام زکوان نے اسے بری طرح کنفیوز کر ڈالا وہ بری طرح لب کاٹنے لگی تھی اس کی اس حرکت کو ارحام نے بڑی دلچسپ نظروں سے دیکھا" _____

مگر میری جگہ آپ نے پہلے دن سے تعین کر دی ہے پھر یہ عنایت کیوں _____؟ مجھے ذرا سمجھ نہیں آرہی یا پھر آپ کو اب کوئی طلب _____

وہ اپنا آپ چھڑاتی فاصلے پہ ہوتی جرح کرنے والے انداز میں بیٹھ گئی تھی اسے ارحام زکوان کا اتنا بے باک لہجہ ہضم نہیں ہو رہا تھا _____

تمھاری جگہ یہ ہی ہے مسسز بہت دور دور لیا ہم دونوں نے یہ بیڈ تمھارا _____ یہ بانہیں تمھاری _____ اپنی طرف کھینچتے اسے پھر سے بازوؤں کے حصار میں لیا گرفت بہت مضبوط تھی اسکی _____ "اور _____ اور پورے کا پورا ارحام زکوان تمھارا _____" منہ اس کے بالوں میں چھپاتے وہ زینے یوسف زئی کو مکمل طور پہ بے بس کر گیا اس کی سانسیں سینے میں اٹکی تھی اس نے سانس لینا چاہا مگر وہ اس شخص کے تنگ حصار کے اندر کئی تحلیل ہو گئی تھی _____ چھوڑیں مجھے _____ "ارحام نہیں تو میں لالہ کو بتاؤں گی

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

شرم تو نہیں آئے گی تمہیں میاں بیوی کی پرسنل باتیں اپنے لالہ سے ڈسکس کرتے ہوئے _____ "ویسے کیا بتاؤ گی
سالے صاحب کو _____ "کہ شوہر رو مینس کے پہاڑ توڑ کہ ظلم و ستم کرتا ہے _____ "اس کی پیشانی پہ پیار کرنے کے
بعد تھوڑی اس کے سر پہ رکھتا ہوا اسے پرسکون کرنے لگا _____
ارحام چھوڑیں مجھے _____ "اسکی بڑھتی گستاخیوں سے اسکے گال تپنے لگے تھے اس کے شرارتی جملے اسے ذرا اچھے
نہیں لگ رہے تھے _____"

تم آج کے بعد میری متعین کردہ جگہ پہ سوگی زری _____ سو جاؤ اب تمہاری آواز بھی آئی نہ تو تم ارحام زکوان کا وہ
روپ دیکھو گی جو آج سے قبل نہیں دیکھا ہوا بھی تمہیں وقت دے رہا ہوں تاکہ تمہارے دل سے میرے لیے
بدگمانی ختم ہو جائے _____ "اس کے اوپر سے بازو ہٹاتے وہ اس کی آنکھوں پہ لب رکھتے ہوئے کہتا موند گیا تھا
زری اس کی حرکت پہ لب بھیج کہ بمشکل سونے کی کوشش کرنے لگی تھی _____"



بابا _____ بابا "حجاب کہاں ہیں _____؟ وہ بغیر دروازہ نوک کیے اندر داخل ہوئے _____"
حمدان یہ کیا طریقہ ہے اندر آنے کا _____ "لگتا ہے تم سارے لحاظ بھول گئے ہو کیا _____" حمدان لغاری کو اپنے
مقابل کھڑا دیکھ کے انھوں نے اس حرکت کا جواز مانگا تھا _____

READERS CHOICE

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

بابا جو میں پوچھ رہا ہوں فلحال اسکا جواب چاہیے حجاب کہاں ہے۔۔۔؟ ضبط کے مراحل سے گزرتے حمدان لغاری نے پوچھا وہ اپنے باپ کی عادتوں اچھی طرح واقف تھے اپنا ضروری سامان لینے وہ شہر گئے تھے مگر وہاں حجاب کو نہ پا کر بہت پریشان ہو گئے تھے اس دن غصے میں اسے بہت باتیں سنائی جس کا ملال ان کے ضمیر کو ابھی تک تھا۔۔۔ مجھ سے کیا پوچھ رہے ہو تمہیں نہیں پتہ ایسی بازاری عورتوں کا کہاں کہاں منہ مارتی پھرتی ہیں۔۔۔" اور تم نے اسے ابھی تک طلاق نہیں دی تمہیں کیا بکواس کر کے آیا تھا حمدان۔۔۔ آنکھوں میں شعلے لیے انھوں نے اس سے وجہ پوچھی تھی۔۔۔

نہیں ہے وہ بازاری عورت بابا۔۔۔" میں آپ سے پوچھ رہا ہوں آپ نے حجاب کو ایسا کیا کہا ہے جو وہ وہاں نہیں ہے۔۔۔"

تف ہے تم پہ حمدان لغاری۔۔۔" تم اس بد کردار لڑکی اپنے باپ کے مخالف کھڑے ہو گئے ہو جو تمہیں زک پہ زک ہنچاتی رہی تمہیں محبت کے جال میں پھنسا کہ کڑوروں کی مالکیت کا گھر اپنا نام کروالیا وہ لڑکی تمہاری مجرم ہے اور تم باپ کو عدالت میں کھڑے کر کے کونسا ثواب کما رہے ہو دوسری عورت تمہیں الو بنا کہ چلی گئی ہے حمدان۔۔۔"

اس عورت کی وجہ سے تم سگے باپ کے آگے بڑے اکڑ کے کھڑے ہو گئے حمدان لغاری لگتا ہے غیرت تمہارے اندر سے ختم ہو گئی ہے۔۔۔" انھوں نے حمدان کو شرمندہ کرنا چاہا تھا حجاب کو اس رات ڈرانے کا بھی ہاتھ ان ہی کا تھا۔۔۔"

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

پورے چھ مہینے وہ لڑکی میرے ساتھ رہی ہے میری بیوی کی حیثیت سے اور ان چھ مہینوں میں اس نے ایسی کوئی حرکت نہیں کی جسے مجھے لگا ہو کہ وہ بد کردار ہے میری بیوی ہو کہ مجھے اس میں سے کوئی خرابی نظر نہیں ہے سوائے دھوکے بازی کے اور بابا آپکی تو وہ بہن کی بیٹی تھی میں جانتا ہوں وہ میری مجرم ہے اور اس کے لیے اسے میں ہر گز معاف نہیں کروں گا اور میں جانتا ہوں کہ اس لڑکی سے خود سے بیوفائی کا، اپنے جذبات کا کیسے حساب لینا ہے مگر آپ صرف یہ سوچیں بابا آپ کتنے لوگوں کے مجرم ہیں اپنے ماں باپ کے اپنی بہن کے اپنی بھانجی کے، روز محشر سب آپ کا گریباں پکڑے گے

آپ کو سب کی سسکیوں کا حساب دینا پڑے گا بابا

مجھے معلوم ہے کہ حجاب دھوکے باز ہے مگر اس کی ماں کا تصور ذہن میں آتا ہے تو مجھے آپ کا چہرہ کریہہ لگتا ہے آپ سے نفرت ہوتی ہے میں نے اسے ساری زندگی اپنے گھر میں کام کرتے دیکھا ہے کم از کم جب سے ہوش سنبھالا ہے وہ آپکی بہن ہو کے اتنی جائیداد کی شراکت دار ہو کے بھی ملازمہ بنی رہی میں نے اسے پرانے کپڑے پہنے دیکھا ہے آپ کے سامنے اس عورت کی سانس سوکھ جاتی تھی خوف سے وہ پیلی پڑ جاتی تھی " —

میں نے اس عورت کو روٹی کے دونوںوں کے لیے ترستے دیکھا ہے وہ ہماری دعوتوں کے بچے جھوٹے کھانے لے کہ گھر جاتی تھی اور اس وقت اس عورت کی آنکھوں کی چمک اب تک میرے نگاہوں میں گھومتی ہے تو حجاب کا حق بہت چھوٹا لگتا ہے اس کا دھوکہ بہت حقیر محسوس ہوتا ہے یہ اس نے غلط کیا اس نے مجھے مہرہ بنایا ہے اسے میرے جذبات کا مذاق نہیں بنانا چاہیے تھا " —

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

مگر ایک دفعہ آپ گناہوں کی فہرست دیکھ لیں تو کم از کم آپ کو اپنے گناہوں کا احساس ہو پتہ ہے جب ایک صبر کر رہا ہو تو دوسرے کو اللہ تعالیٰ کی ذات مکافاتِ عمل کے لیے تیار کر رہی ہوتی ہے اور جہاں تک میں جانتا ہوں اس عورت نے اپنے حق کے لیے بہت صبر کیا ہے بس اب آپ مکافات کے ترازوں میں تُلنے کے لیے تیار رہیں

_____ "وہ یہ کہہ کہ مڑے جب نظر اسما لغاری پہ پڑی جن کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا ایک استزائیہ نظر ان کی فرقان لغاری پہ پڑی جن کو بیٹے کے لفظوں سے بھی فرق نہ پڑا تھا" _____

مجھے لگتا تھا آپ بری تھی امی _____ "مجھے لگا آپ بھی دوسری عورت ہیں جو کہ میرے حق میں ہر گز اچھا نہیں سوچ سکتی میں نے آپ کے ساتھ بہت برا کیا ہے بھلے آپ سویتلی ہی سہی ماں تو ہیں نا _____ "مجھے معاف کر دیں آپ نے اتنی بیماری برداشت کی ہے آپ معذوری سہہ رہی ہے اوپر سے میں بھی آپ سے بدگماں ہو گیا تھا" _____

وہ وہیل چیئر پہ نیچے زمین پہ دونوزاں بھٹتے ہوئے ان کے ہاتھوں کو چومتے ہوئے بولے تو اسما لغاری نے جھک کہ ان کی پیشانی پہ پیار کیا تھا

یہ آنسو خوشی کے آنسوؤں تھے آج ان کا صبر رائیگاں نہیں گیا تھا _____



پریزے پریزے دروازہ کھولو _____ "شاہو نے دروازہ تقریباً پیٹ ڈالا پری کا دل دھڑک اٹھا وہ کب سے دروازہ بجا رہا تھا اور پری اندر رونے کا شغل فرما رہی تھی" _____

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

اگر ایک سیکنڈ کے اندر اندر تم نے دروازہ نہ کھولا تو سچ کہہ رہا ہوں میں دروازہ توڑ دوں گا پھر جو تمہارا حال کروں گا وہ ساری زندگی یاد رکھو گی تم ہر بار بچ جاتی ہو مگر آج نہیں۔۔۔ "شاہو نے زور سے دروازہ بجاتے غصے سے کہا کہ پری کانپ اٹھی تھی۔۔۔"

اس نے ایک نظر ڈور کی طرف دیکھا اور دوسری نظر پورے کمرے پہ گھمائی مگر کوئی بھی آئیڈیا اس کے اناڑی دماغ کو نہ سوچھا باہر وہ بہت غصے میں لگ رہا تھا آخر کوئی ترکیب نہ آئی تو وہ رونے بیٹھ گئی۔۔۔

باہر دروازے کی دھڑ دھڑ کو سنتے مسلسل ہاتھ کانپ رہے تھے وہ سمجھ گئی کہ ضرور اس سے کوئی الٹا کام ہوا تھا جو وہ جالاد اتنا غصے میں تھا۔۔۔"

پری۔۔۔ "پھر سے دروازہ بجایا گیا تو پری کا دل اچھل کہ حلق میں آیا تھا پری نے اصل غصہ تو اس کا آج ہی دیکھا تھا میں نے جب تمہیں ایک بار منع کیا تھا کہ میرے فون کو ہاتھ مت لگانا پچھلی بار بھی تمہیں بخش دیا یہ سوچ کہ یہ پہلی دفعہ ہے مگر آج نہیں۔۔۔ "تم اتنی بڑی بے وقوفی کی تو کیوں کی۔۔۔" باہر سے آتی آواز پہلے سے زیادہ غصے میں معلوم ہو رہی تھی

مم۔۔۔ میں نے کک۔۔۔ کچھ نہیں کیا سچ میں۔۔۔ "بمشکل رونے پہ قابو پاتے سوال کیا گیا تھا۔۔۔

تم دروازہ کھولو سہی میں تمہیں بتانا ہوں تم نے کیا کیا نہیں کیا۔۔۔" اس نے پھر سے مزید ڈراتے ہوئے دروازہ بجاتے کہا تھا یہ سن کہ پری اٹھی اور دروازہ کھول دیا تاکہ اپنا قصور تو پتہ چلے نا۔۔۔

دکھائے مجھے کیا کیا ہے میں نے۔۔۔ "دروازہ کھول کہ

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

دیکھا تو اس کے چہرے کے تاثرات دیکھتے سنجیدگی سے بولی اس کی سسکی بھی نکل گئی تھی

تم روئی کیوں ہو۔۔۔ "شدید غصے کے باوجود اسکا چہرہ دیکھا اور دیکھتا ہی رہ گیا۔۔۔"

آنسوؤں سے ترچہرہ، متورم آنکھیں، شال گلے میں پڑی ہوئی تھی وہ اس کے آنسوؤں کو دیکھتا بے چین ہوا یہ بھول

گیا کہ وہ لڑکی اس کا اتنا بھیاںک روپ تو کیا اونچی آواز بھی نہیں سن سکتی تھی۔۔۔"

آپ میرے رونے کو چھوڑیں یہ بتا۔۔۔ بتائیں میری غلطی کیا ہے۔۔۔؟ سسکیوں کے ساتھ وہ سپاٹ لہجے میں بولی

تو شاہو کو اپنے غصے پہ افسوس ہوا تھا۔۔۔"

اور تم فلحال اس بات کو چھوڑو۔۔۔ تم نے اس بات کو لے کہ اپنا یہ حال کر لیا ہے پاگل لڑکی۔۔۔ "دنیا میں وہ واحد

شخص تھا جو اس کے آنسو دیکھ کہ پگھل جاتا تھا وہ جتنا بھی غصے میں ہوتا چاہے وہ اسکا جتنا بڑا بھی نقصان کر لیتی۔۔۔ "مگر

شاہو کو اس کی بڑی بڑی آنکھوں میں پھیلے آنسوؤں نے ہمیشہ تکلیف دی تھی

ادھر آؤ۔۔۔ "اسے بار بار سسکیاں لیتا دیکھ کہ وہ اسے کلائی سے پکڑتے لاونج میں کھینچ لے آیا۔۔۔"

چھوڑیں۔۔۔ چھوڑیں مجھے۔۔۔ "اس کے مضبوط ہاتھوں سے اپنے ہاتھ چھڑاتے اس نے اپنی کلائی چھڑوانے کی

کوشش کی مگر پھر بھی ناکام ٹھہری تھی۔۔۔"

تم کب سدھرو گی پر ریزے میر علی خان۔۔۔ "کب۔۔۔؟ اسے صوفے پہ بیٹھاتے وہ اسے پاس بیٹھاتے کچھ

سنجیدگی سے مستفسر ہوا۔۔۔"

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

میں نے مورے سے درخواست کی تھی پری کہ وہ ماموں سے کہیں تمہیں ہو سٹل نہ بھجوائے مگر ماموں کا کہنا یہ تھا کہ ابھی میرا اور تمہارا ساتھ رہنا نامناسب ہے جب تک رخصتی نہیں ہو جاتی لیکن میں نے سختی سے کہا کہ ہو سٹل کا ماحول اچھا نہیں ہے مجھے اپنی بیوی کا وہاں رہنا بالکل بھی پسند ہے یہ بات تم بھی جانتی ہو کہ میں نے تمہارے کہنے پہ بابا اور مورے سے یہ بات کہی میں جانتا ہوں زوای ماموں کو مجھ پہ یقین ہے مگر وہ بیٹی کے باپ ہیں میں نے ان کے چہرے پہ پریشانی کے تاثرات ہے انھیں عالیار اور تمہاری بہت فکر ہے انھوں نے مجھ سے خود کہا ہے کہ پریزے۔۔۔" کی عالیار تو چلو پھر لڑکا ہے دنیا کی ٹھو کریں کھا کہ خود بخود مضبوط ہو جائے گا لیکن میں اپنی بیٹی کو جانتا ہے وہ بہت نازک ہے وہ دنیا کی سختیوں کے قابل نہیں ہے شاہو۔۔۔" میں نے انھیں بارہا سمجھایا کہ میں ہوں نا آپ ہیں۔۔۔" لیکن نہ جانے کیوں انھیں تمہارے مستقبل کی اتنی ٹنشن کیوں ہے وہ چاہتے ہیں کہ تمہارا فیوچر سیکیور ہو جائے نا جانے کو نا خوف ان کو اندر کھائے جا رہا ہے۔۔۔

اس کی آنکھوں میں جھانکتے ساری باتیں گوش گزار کرتے وہ اسے مسلسل سمجھا رہا تھا اسکی باتیں سنتی سر جھکائے وہ تھوڑی تھوڑی بعد سسکیاں بھر رہی تھی۔۔۔

لیکن میں نے آپ کے سیل پہ صرف آپکی اور اپنی تصویریں دیکھی تھی اور کچھ بھی تو نہیں کیا جو آپ اتنا غصہ کر رہے تھے۔۔۔" ہچکیوں کے ساتھ بمشکل اس نے اپنا فقرہ مکمل کیا۔۔۔

تمہاری ایک غلطی کی وجہ سے مجھے اپنی پانچ سالہ پرانی آئی ڈی ڈیلیٹ کرنی پڑی ہے تم جانتی ہو میں بلا گز بناتا تھا جس میں میری پانچ سال کی محنت تھی میں نے دن رات ایک کیے تھے مگر اپنی اور تمہاری پکچرز کی وجہ سے آئی ڈی ڈیلیٹ

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

کی ہے میرے فون میں تمھاری وہ واحد تصویر تھی جو زری کے نکاح پہ کھینچی تھی اس کے علاوہ مجھے اچھا ہی نہیں لگا کبھی کہ میں کوئی بھی تمھاری تصویر رکھوں مجھے آج بہت دکھ ہوا تمھاری ایک غلطی کی وجہ سے وہ تصویر فیس بک پہ اپلوڈ ہوئی تم جانتی ہو کہ تمھارا چہرے پہ ایک نگاہ میں کسی کی برداشت نہیں کر سکتا ہے بھلے تمھارا چہرہ نظر نہیں آ رہا تھا مگر یقین جانو مجھے بہت برا لگا ہے " _____

چلو خیر کوئی بات نہیں ہے لہجوں کو توڑنے سے بہتر ہے کہ چیزوں میں خرابی آجائیں " _____ وہ زری کی نکاح والی تصویر کی بات کر رہا تھا جس میں پرزے کی مکمل تصویر نہیں تھی بس اس کا سر جھکا ہوا تھا وہ اس کے بازوؤں کے حصار میں کھڑی تھی اور شاہو نے اس دن پہلی بار تصویر کھینچی تھی اس کا چہرہ مکمل نظر نہیں آ رہا تھا لیکن شاہو پھر بھی جیسے پاگل سا ہوا تھا وہ سویا ہوا تھا جب پری نے یہ حرکت کی تھی _____

اچھا مجھ سے سوری کر لیں میں آپ سے ناراض نہیں رہوں گی " اس کی سوئی تو گویا وہی پہاڑی ہوئی تھی اوہویہ بھی خوب رہی غلطی بھی خود کی اور معافی بھی میں مانگوں " اب کی بار اسے پیار سے چھیڑا گیا جسے وہ جھینپ گئی " _____

م۔ مگر مجھے آپ نے ڈرا دیا تھا " ساتھ ہی سسکاری بلند ہوئی شاہو جانتا تھا وہ کبھی تھوڑا سا زیادہ روتی تو اس کی سسکیاں نکلتی تھی _____

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

ادھر دیکھو میری طرف ___ "تھوڑی سے پکڑ کہ چہرہ بلند کرتا وہ اسکی آنکھوں میں جھانکتا ہوا بولا ___ "اس کی نگاہوں میں پیار کی شدت دیکھتے پر ریزے نے اپنی آنکھیں بند کر لیں تھیں نازک لب کپکا اٹھے ___ شاہو کی نظر جیسے ان پہ ٹھہر سی گئی تھی ___ "وہ تھوڑا سا اس پہ جھک آیا دوسری طرف پری نے کبوتر کی طرح آنکھیں بند کی ہوئی تھی ___

اس سے پہلے مجھ سے کوئی میٹھی سی گستاخی ہو جائے ___ اٹھ جاؤ ___ "میرے نام کی تو ہو لیکن میری نہیں ہوئی جس دن میری ہو گئی اس دن دیکھو گی شاہو ویر یوسف زنی کی شدتوں کو اور پناہ بھی مانگو گی ___ "شاہو کی قربت محسوس کر کے اس نے آنکھیں واہ کی مگر پھر جلدی سے سر جھکا گئی تھی اس کی چھوٹی سی حرکت کو دیکھتے شاہو کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

ویسے مورے نے زوای ماموں سے کہا تھا کہ رخصتی کر بھی دیں مگر ماموں جان کو بیٹی کی پڑھائی کی فکر ہے اور بیٹی کو داماد کو تنگ کرنے کی فرصت ملے تو پڑھائی کرے نہ ___ دلچسپی سے اس کی طرف دیکھتے شاہو نے ٹھنڈی سانس بھرتے ہوئے کہا تھا ___

پڑھائی کو مارے گولی رخصتی کر لیتے ہیں ___ "اس کی بات سن کہ اس نے تالی بجاتے جوش سے کہا ___ اور جو گولیاں مجھے مارو گی مجھے ان کا سوچ کہ پریشانی ہو رہی ہے ویسے بھی جو سبق میں پڑھاؤں گا تمہیں مسسز شاہو تم ان اسباق کو یاد کرتے استغفار کے ورد کرو گی ___ "تم یہ ہی کہو گی اسے تو پڑھائی ہی اچھی تھی ___ شاہو کے لہجے میں پتہ نہیں کیا تھا وہ شرماتے ہوئے اندر کی جانب بھاگی تھی

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی



یہ کلموئی کب جائیں گی یہاں سے اس نے تو ڈیرا ہی ڈال لیا ہے۔ "یہ وہ ہی شکورن خالہ تھیں جن کی زبان اماں کے سامنے ہر وقت شہد ٹپکتی تھی آج تو وہ گویا نگارے برسا رہی تھی

اماں یہ اس کی ماں کا گھر ہے وہ اس گھر کی مالکن ہے ڈیرا اس نے نہیں آپ نے ڈالا ہوا ہے۔ "نوری کو بھی غصہ آتا تو وہ شکورن خالہ کا ذرا لحاظ نہیں کرتی تھی

اے اے۔۔۔ اے زبان بند رکھ یہ گھرا ب میرا ہے اس کی ماں نے مجھے یہ گھر بیچ دیا تھا مجھے پورے آٹھ لاکھ اس کی ماں کو دیے تھے۔۔۔ "شکورن خالا چھری اس کی طرف کرتے اسے آنکھیں نکالتے کہا تھا۔۔۔

بس کرو اماں جھوٹ مت بولو جتنا میں تمہاری فطرت کو جانتی ہوں اتنا کوئی نہیں جانتا اس نیک عورت کا ابھی تک کفن میلا نہیں ہوا اور تجھے شیطان کی طرح شر پھیلانے کی پڑی ہوئی ہے۔ نوری بھی میدان میں آتے دو بدبہ جواب دیتے ہوئی بولی۔۔۔

اور ابھی تو حجاب غم میں ہے جب وہ اس سے باہر نکلے گی تو تجھے خود باہر نکالے۔۔۔ "ویسے اماں ایاز ڈیہاڑی تو لگا لیتا ہے نیاز سارے دن آوارہ گردیاں کرتا ہے تجھے سارا دن غیبتوں سے فرصت نہیں ملتی پھر آٹھ لاکھ تو نے خالہ کو کہاں سے دیے۔۔۔ "نوری دھیمے دھیمے مسکراہٹ رکھے ان کا جھوٹ ان کے منہ مارتی بڑا ادا سے بولی اسے اپنی ساس سے لگائی بجھائی والی عادت سے بڑی نفرت تھی۔۔۔

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

اے تو میری بہو ہے یا سو کن جو ہر وقت جھگڑے کی تیار رہتی ہے۔۔۔ "اماں نوری کے کھری کھری باتوں سے کھسایا گئی تھی دوسرے لفظوں میں وہ اسے ڈر گئی تھی

وہ ہانڈی کو اتارتے اندر گئی کیوں اس نے نیاز کو برآمدے میں جاتے دیکھا تو پھرتی سے وہ کسی کام کے بہانے سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔"

نیاز نے جب نوری کو اندر آتے دیکھا تو نگاہوں میں چور رکھے جلدی سے نکل گیا تھا نوری اس کے جاتے وقت تک کٹیلی نظروں سے گھورنا نہیں بھولی تھی۔۔۔

صرف اور صرف نیاز کی وجہ سے وہ رات کو حجاب کے پاس سوتی تھی وہ نیاز کی فطرت کو اچھے سے جانتی تھی اور اسے حجاب کا فحلال ٹھیک ہونے کا انتظار تھا تا کہ وہ اسے خبردار کر سکے کہ وہ یہاں محفوظ نہیں ہے۔۔۔"



آج ہفتہ ہو گیا اسے اماں کے گھر رہتے ہوئے۔۔۔"

وہ بہت کم باہر جاتی تھی اماں کی خوشبو جیسے پورے کمرے میں پھیلی رہتی ان تین دنوں میں کوئی لمحہ ایسا نہیں تھا جب اسکی آنکھیں خشک نہ ہوئیں ہو وہ ہر وقت روتی رہتی تھی آج اماں کی سختیاں یاد آرہی تھی صبح سویرے چولہے پہ ان کی حجاب حجاب کی آوازیں بلند کرنا، (حجاب جلدی کروین والا نکل جائے گا) اماں کی پکار تو گویا اس کی سماعت بن کہ رہ گئی تھی وہ صبح صبح اسے نماز کے لیے اٹھاتی تھیں اس کے لیے ناشتہ بناتی اور حجاب فرصت سے تیار ہوتی تھی اماں خود اس کو وین کے پاس چھوڑ کہ جایا کرتی تھیں

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

وہ جب جب باہر نکلی تو نیاز کی گندی نگاہیں اپنے اوپر دیکھتی تو سہم کہ اندر آ کے دروازہ بند کر لیتی تھی (میں کہہ رہی ہو سمجھ جا حجاب یہ دنیا چیل کوے کی مانند ہے نوچ کھائے گی تجھے) آج اماں کی نصیحت تلخ لہجے یاد آرہے تھے جو حجاب رفیق کو خون کے آنسوؤں رلا رہے تھے

تو پھر رو رہی ہے حجاب ___ "چل شاباش کھانا کھالے ___" نور اندر آئی تو اسے خیالوں میں گم پایا جو روئے جارہی تھی وہ اس کے پاس بیٹھی تھی

تمہارا شوہر نہیں آیا حجاب خیر تو ہے ___ "اس نے اس کا کندھا جھنجھوڑتے ہوئے پوچھا تھا" ___ وہ اب نہیں آئیں گے نوری میں جو ان کے ساتھ کر کے آئی ہوں وہ اب کبھی نہیں آئیں گے ___ "وہ نگاہوں میں حمدان لغاری کت چہرہ رکھتے ہوئے بمشکل بولی اس کی آواز رندھ گئی تھی جو نوری نے محسوس کی تو وجہ پوچھنی چاہیے تھے مگر حجاب ٹال گئی تھی" ___

حجاب تو اپنے شوہر کو کہہ کہ وہ تجھے ابھی لے جائے تو یہاں سے جتنی جلدی جائے گی تیرے لیے اچھا ہو گا میں ہر روز رات کو تمہارے پاس نہیں رہ سکتی ___ "ایاز کو اچھا نہیں لگتا میرا تیری ہمدردی کرنا" ___

میں تجھے فون دے کہ جارہی ہوں تو شوہر کو فون لگا اور اسے ابھی بلا کہ اس کے ساتھ چلی جا اگر لڑکے آئی تو بھی ___

READERS CHOICE

وہ مدعے کی بات پہ آتی اسے سمجھا رہی تھی نیاز کی حرکتیں دن بدن مشکوک ہوتی نوری کو خطرے میں ڈال رہی تھیں

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

یہ میری اماں کا گھر ہے میں یہاں سے ہر گز نہیں جاؤں گی۔ "حجاب نے سسک کر اٹھتے ہوئے اس کے ہاتھ پکڑ لیے

تجھے اپنی عزت سے زیادہ اماں کے گھر رہنے کی فکر ہے حجاب۔ "میں کہہ رہی ہوں حجاب تو یہاں محفوظ نہیں ہے سوگ ختم کرو۔ تمہاری ماں گئی تھی اس کے ساتھ ہی لوگ کی ہمدردیاں بھی مر گئی ہے دنیا تب تک اچھی ہے جب تک ماں باپ زندہ ہے۔ "آج نہ سہی تو صبح ہوتے ہی اسے یہاں بلا اور چلی جا اس کے ساتھ۔ "میں جا رہی ہوں دروازہ بند کر اور کھانا کھالے۔"

نوری اسے سختی سے تنقید کرتی نکل گئی تھی۔



رات دس بجے سب کو سکون کی نیند سویا ہوا پایا وہ جانتا تھا سب سکون کی نیند سو گئے تھے یہ تو جانتا تھا اب کچھ بھی ہو جائے کوئی بھی نہیں اٹھے گا کیونکہ کام ہی اتنا پکا تھا اس نے ان کی چائے میں نیند کی گولیاں ملا دی تھی تاکہ اس کے کام میں خلل نہ پڑے۔"

وہ مکروہانہ ہنسی ہنستا حجاب کے کمرے کی جانب بڑھا تھا دروازہ اس نے بجایا تھا مگر دروازہ بند تھا۔"

حجاب جو نیند میں تھی دروازے کو دھڑ دھڑ بجاتا دیکھ کہ سہم گئی تھی۔ "کک۔ کون وہ مکمل سہم گئی تھی اس کے ذہن میں سو طرح کے وسوسے آئے تھے اس کا دل اچھل کہ بار آنے کے خوف کے سائے نے ہر طرف راج کیا تھا۔"

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

مرید ہوں تمہارا _____ باہر سے مردانہ شیطانی قہقہہ سنتے وہ سہم کہ رہ گئی لکڑی کا دروازہ چرچر رہا تھا

اور اندر کھڑی حجاب کا دل بھی لرز رہا تھا _____

دفعہ ہو جاؤ یہاں سے _____ "نہیں تو میں چیخ کہ سب گھر والوں کو اٹھالوں گی پھر جو یہ تیرا حال کریں گے تو ساری

زندگی یاد رکھے گا _____ "اس نے اپنی طرف سے بہت کمزور سی دھمکی تھی جو بہت کمزور تھی

چیخ چیخ جتنا چیخ لے _____ اب یہاں کوئی نہیں آئے گا کیونکہ نیاز جو کام کرتا ہے بڑے پکا کرتا ہے _____ "اس کے لہجے

میں نجانے کیا تھا حجاب کانپ کہ رہ گئی تھی _____

دروازہ کھول اور دیکھ اپنے عاشق کا حال تجھے دیکھنے کے لیے کتنا بے تاب ہے _____

اس کی آواز سنتی حجاب نے بمشکل اپنی چیخ کو روکا تھا بڑی مشکل سے اس نے اپنے منہ کے آگے ہاتھ رکھا اس کے ساتھ

تو آسمان سے گرا کچھور سے اٹکا والا حال ہوا تھا

کچھ دیر وہ خالی ذہن رہی مگر پھر کچھ سوچتی ہوئی اپنی عزت کی خاطر اٹھی اور دروازے کے آگے لکڑی کا بھاری میز

رکھا تھا پھر صندوق میں سے چیزیں نکال کہ ٹیبل کہ اوپر رکھ کہ اس میں بھاری چیزیں رکھی تاکہ وہ دروازہ کھول نہ

سکے _____

اس کی ٹانگیں مسلسل کانپ رہی تھی آج پھر ہفتہ پہلے والی رات آکھڑی ہوئی تھی وہ سرہانہ سے فون نکالتی کانپتے

ہاتھوں سے اس کا نمبر ڈائل کرنے لگی تھی _____

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

ایک کال ___ دو کال تین کال ___ "مگر ہمیشہ کی طرح کال نہ اٹھائی گئی" ___ وہ مسلسل کال کرتی رہی ہر طرف سے ناکامی پاتے وہ بمشکل اس چھوٹے سے فون پہ ٹائپ کرنے لگی تھی" ___

دوسری حمدان لغاری جن کو تاخیر ہو گئی تھی وہ رات فلیٹ پہ ہی رکنے کا سوچ رہے تھے جب مسلسل بجتا فون ان کا دھیان اپنی طرف مبذول کروا گیا" ___

انہوں نے کال دیکھ کر کٹ کر دی تھی پھر مسلسل بیل پہ بیل دیکھ کر وہ کوفت میں مبتلا ہوئے جب پھر رینگ ٹون بجی تھی انہوں نے فون اٹھا کر دیکھا تو آگے جملہ سن کر گاڑی کو بریک لگائی تھی" ___

حمدان میں جانتی ہوں آپ فون کیوں نہیں اٹھا رہے پلیز حمدان فون اٹھالیں حمدان حمدان میری عزت خطرے میں ہے" ___ حمدان وہ آپ کی جابین کوئین کو لوٹ لے گا پلیز مجھے معاف کر دیں" ___ "میسجز دیکھ کر ان کا غصہ عروج پہ جا پہنچا ان کو یہ بھی حجاب کی چال کا حصہ لگ رہا تھا غصے سے انہوں نے اسے فون کیا تاکہ اس کے ہوش ٹھکانے لگا سکے" ___

ڈرامے بند کرو ڈرامے باز لڑکی میں جانتا ہوں یہ سب تمہاری چالبازی کو میں سب جانتا ہوں ابھی بھی کھلو بنانے کے چکر میں مگر یہ تمہاری سوچ ہے میں اب مزید چالبازی میں نہیں آؤں گا" ___ فون کرتے انہوں نے اس کے کال اٹھاتے کوئی لحاظ رکھے بغیر اسے سنا دی تھی

اللہ کی قسم نہیں ہے یہ ڈرامہ پلیز سمجھیں میں اس وقت بہت مشکل میں ہوں" ___ "مم" ___ میں اماں کے گھر ہوں یہ درندہ میری عزت کو روکنے کے لیے تیار کھڑا ہے پلیز آجائیں شوہر ہونے کے ناطے نہ سہی انسان ہونے کے ناطے

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

آجائیں۔۔۔ اگر آپ نہ آئے تو میں مرجاؤں گی سچ کہہ رہی ہوں میں خود "کشی کرلوں گی میں اپنی جان دے دوں گی حمدان۔۔۔" اگر آپ چاہتے ہیں کہ سزا میرا مقدر بنے تو پھر میری جان یا عزت ہی سہی۔۔۔

بکواس بند کرو ایک لفظ اور نہیں۔۔۔ "میں آ رہا ہوں رونا بند کرو تم اور فون بند مت کرنا۔۔۔" وہ رورہی کر لارہی تھی اور حمدان لغاری کا دل ڈوب کے ابھرا تھا جو بھی تھا محبت کی تھی وہ اس سے دستبرار ہونا چاہتے تھے مگر یہاں ناممکن تھا۔۔۔

انہوں نے فون ڈیش بورڈ پہ رکھا اور گاڑی سٹارٹ گاڑی کی اسپیڈ خطرناک حد تک بڑھادی دوسری جانب اس کی چیخ بلند ہوئی ان کی دل کی ڈھرکنوں کی رفتار مدھم ہوئے وہ موقع کی نزاکت کو سمجھتے گاڑی کو چلا رہے تھے۔۔۔

وہ مسلسل ڈرے جارہی تھی باہر سے کھڑکی پہ مسلسل وار ہوا تو اسکی چیخ نکل گئی فون ہاتھ سے گر گیا چھوٹے سے فون کی بیٹری باہر تھی اس نے نیچے بیٹھ کہ بیٹری ڈالی اور پھر فون کو چھوڑ کہ شال کو اپنے گرد لپیٹ لیا تھا مسلسل دروازے پہ زور آزمائی جاری تھی

دروازہ کھول دو جان۔۔۔ "پچھلے پورے ہفتے سے کتے کی طرح تیری خوشبو سونگھ رہا ہوں تیری گھاٹ لگا کہ بیٹھا ہوا ہوں اب اتنا حسین موقع اپنے ہاتھوں سے نہیں گنوا دیا تو تھو ہے تیرے عاشوپہ۔۔۔"

اس کی آواز سن کہ خوف سے کانپتی وہ اس اینٹوں والے کمرے کو دیکھ رہی تھی جہاں سے وحشت ٹپکتی ہوئی محسوس ہوئی تھی دیواروں سے ٹپکتی وحشت دیکھ کہ وہ خوفزدہ سی لڑکی اس شخص کے آنے کا انتظار کر رہی تھی جسکی محبت کا گلہ اپنے ہاتھوں سے گھونٹا تھا جس کو صرف اور صرف اسکی پاکیزہ محبت کی سزا دے کہ آئی تھی۔۔۔

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

رور کہ اس کا برا حال ہو گیا تھا سر بھی بھاری تھا کھانا بھی اس نے نہیں کھایا تھا ماں الگ سے یاد آرہی تھی اور باہر شکاری کتا شکار کی تلاش میں تھا وہ اپنے محافظ کے آمد کے انتظار میں تھی "_____

آخر اس کے انتظار کو سکون پہنچا تھا اس کی پیاسی نظریں اس شخص کی دیر منتظر تھی جس کو وہ پچھلے بیس دنوں سے دیکھنے کو ترس رہی تھی وہ اس شخص کے مضبوط حصار میں چھپنے کو بے تاب تھی وہ اپنے گھر کو آباد کرنے کی منتظر تھی جسے خود اپنے ہاتھوں سے برباد کر کے آئی تھی وہ اس دیوتا شخص کے پاؤں پڑ کے اپنی گناہ کی معافی مانگنے کو تیار تھی

"_____

وہ اسے ہی لینے آیا تھا اسے اپنی ماں کی باتوں پہ یقین ہو گیا تھا اس کی ماں نے کہا تھا تمہارے باپ کے بعد تمہارا محافظ تمہارا شوہر ہے اس کے علاوہ کوئی بھی نہیں "_____ ماں کی بات کا خیال آتے ہی تشکر سے آنکھیں مزید نم ہو گئیں تھی کیونکہ اس نے اپنے محافظ کی قدموں کی چاپ سن لی تھی اسے نہیں پتہ تھا وہ اس وقت دیوار سے پھلانگ کہ آیا تھا یا دروازہ توڑ کہ آیا تھا اسے بس اتنا پتہ تھا اسے سنبھالنے والا، اسکے لاڈ اٹھانے والی رات کے بارہ اس کی ایک آواز پہ چلا آیا اتنا بڑا صدمہ سہنے کے بعد بھی وہ پاگل سی لڑکی چھوٹی سی بات پہ بھیگی آنکھوں سے مسکرائے جارہی تھی مگر یہ بات اس کے لیے بہت بڑی نعمت تھی یہ اس کے لیے چھوٹی بات نہیں تھی بہت بڑی بات تھی "_____

باہر سے مارنے کی بھرپور آواز آرہی تھی نیاز چلائے جارہا تھا اس کی معافیوں کی آواز اس کی سماعت تک پہنچی کچھ دیر بعد بالکل سناٹا سا ہو گیا تھا "_____

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

حجاب دروازہ کھولو میں ہوں حمدان _____ "نرم سامیٹھا لہجہ پورے بیس دن اسے حمدان لغاری کا یہ شیریں لہجہ سننے کو ملا ایسا لہجہ جس نے سماعت میں امرت کا رس گھول دیا تھا" _____

اس کی نرم آواز کو سنتے اس نے بھاگ کے جلدی سے دروازے کے پاس صندوق میں سے چیزیں نیچے رکھیں صندوق ہٹا کے میز ہٹایا اور بھاری میز کو کھینچا جس سے اس کی شہادت کی انگلی بڑی طرح زخمی ہوئی درد کی لہراٹھی مگر وہ نظر انداز کر گئی یہ تکلیف اس وقت حمدان لغاری کی آنے سے خوشی کے آگے بہت چھوٹی تھی اس نے جلدی سے کنڈی کھولتے ایک نظر اس کو دیکھا اور پھر بغیر پلکے جھپکائے دیوانہ وار دیکھتی رہ گئی کھدر کے بھورے رنگ کے سوٹ کے اوپر سیاہ لیدر کی جیکٹ پہ سیاہ رنگ شال کندھوں پہ رکھے وہ شخص اپنی بھرپور مردانہ وجانت سمیت کھڑا تھا اس شخص کو دیکھ کے اس کی آنکھیں ایک بار پھر نم ہوئی" _____ حمدان _____ "وہ بیس دن کے فاصلے ایک پل میں مٹاتی ان کے بازوؤں میں جاسمائی ان کے گرد بازو واہ کیے زور سے ان کو بھینچتی شدت سے رونے لگی" _____

حمدان لغاری کا دل میں آیا کہ اس دھوکے باز لڑکے کو دھتکار دے مگر پھر اس کی حالت پیش نظر ایسا کرنے کی ہمت ہی نہیں ہوئی اس کی درگوں حالت کو دیکھتے اس کے گرد بازوؤں باندھ کے اسے سہارا دیا فلحال اس کی حالت کو دیکھتے بہت مشکل سے غصہ ضبط کر گئے حجاب ان کے ساتھ لگی اس شخص کی ڈھڑکنوں کو ڈھڑکا کے رکھ گئی تھی اس کا مسلسل ہچکیوں سے رونا انھیں ڈسڑب سا کر رہا تھا" _____

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

حجاب _____ "تقریباً بیس منٹ کے بعد اسے پکارا جوان کی جیکٹ کا سینٹاناس کر گئی تھی وہ بھی ان کی جیکٹ کو گیلادیکھ کہ شرمندہ سی ہوتے پیچھے ہٹ کہ ایسی کھڑی ہوئی جیسے بچھونے ڈنک مارا ہو" _____

چلو گھر _____ "اسے کہتے وہ سختی سے مڑے وہ اس سے کچھ سوال وجواب کرنا چاہتے تھے مگر اس کی بجھی بجھی سی طبیعت کو دیکھ کہ بس چلنے کا ہی کہہ سکے تھے" _____

و _____ وہ مجھے سامان لینا ہے کچھ اماں کا _____ "انھیں رخ موڑتے ہی وہ فٹ سے بولی تھی

اگر چلنا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ تم ادھر ہی رہو میں جا رہا ہوں _____ "یہ کہتے ایک نگاہ بھی اس پہ ڈالے بغیر سنجیدہ سے بولے" _____

پلیز پلیز دو منٹ ادھر اندر بیٹھ جائیں میں کچھ سامان لے لوں پھر چلتے ہیں نا _____ "اس نے اشارہ کرتے اس شخص کی بے سہمہری کو انور کرتے عرض کی تھی _____

اور تمھیں لگتا ہے میں تم جیسی دھوکے باز لڑکی کے لیے ایک منٹ بھی یہاں روکوں گا _____ "اس کی طرف پلٹتے تلخی سے کہتے ان کے لہجے میں سفاکیت سمٹ آئی تھی

پلیز پلیز حمدان _____ "یہ غصہ کچھ دیر کے لیے ادھار رکھ دیں میں جانتی ہوں میں نے اس دن بہت غلط الفاظ استعمال کیے تھے وہ لفظ صرف اور جان بوجھ کہ آپ کے بابا کو" _____

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

شٹ اپ ___ "صرف پانچ منٹ ہے تمہارے پاس ___ * ایک منٹ بھی اوپر ہوا تو مجھے مت ڈھونڈنا جاؤ اور سامان لے کہ آؤ میں یہاں ہی ہوں ___ " اس کی بات کاٹتے سنجیدگی سے وارن کیا تو وہ بغیر کچھ کہے اندر چلی گئی اس کے لیے یہ ہی بہت تھا کہ وہ اب محفوظ ہاتھوں میں ہے ___

وہ جلدی سے آ کے بکھرہ سامان سمیٹنے لگی جو ڈر کی وجہ سے بکھیرا تھا سامان سمیٹتے اسے کافی دیر ہو گئی اسے ہوش ہی نہیں رہا کہ حمدان لغاری اسے پانچ منٹ کا وقت دے کہ گئے تھے وہ جلدی سے اٹھی او باہر جھانک کہ دیکھا ___ مگر وہاں حمدان ل-غاری کونہ پا کر خود میں سناٹا سا اترتا محسوس کیا تو یعنی وہ شخص چلا گیا تھا یہ سوچ کہ روح لرزا اٹھی کہ اس کا محافظ اسے پھر سے درندے کے پاس چھوڑ کہ چلا گیا ہے یہ نا یقین سا خیال اس کی روح کو خالی کر کہ رکھ گیا ___

وہ بے یقینی سے چوکھٹ میں کھڑی ہو گئی یقین ہی نہیں آیا کہ وہ شخص اس کے ذرا سالیٹ ہونے پہ چھوڑ کہ چلا گیا وہ خالی خالی نظروں سے ادھر ادھر دیکھنے لگی اس کے آنکھوں میں وحشت سے اتر آئی تھی اماں بھی چھوڑ گئی تھی وہ شخص بھی چھوڑ گیا یہ خیال ہی سوہان روح تھا اتنی وحشت سے گبھراتے کانوں پہ ہاتھ رکھے وہ ہچکیوں سے رونے لگی ___

حمدان لغاری جو برآمدے سے باہر کھڑے فون پہ ہانیہ سے ضروری بات میں مصروف تھے رات کے اس پہر اس کی ہچکیوں کی آواز نے اس کے آنگن اور اس خاموش ماحول میں ایک عجیب سا ارتعاش پیدا کیا وہ تیزی سے برآمدے کی جانب بڑھے جو دروازے کے باہر بیٹھی زمین کو عجیب نگاہوں سے گھور رہی تھی انھیں اس لڑکی پہ بہت غصہ آیا

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

جس نے کب سے ڈرامے لگا رہا تھا انھیں اس وقت حجاب کی طبعیت خراب نہیں معلوم نہیں ہو رہی تھی یہ بھی اس کی چال کا حصہ لگ رہا تھا دوسری بار اعتبار جو ٹوٹا تھا اب تو خالص پن پہ بھی یقین نہیں آتا تھا" _____

اٹھو" تحکم دیتے لہجے سے کہتے انھوں نے ہاتھ اس کی طرف بڑھایا مگر اس کا دھیان ہوتا تب ہی تو دیکھ پاتی اسکا دماغ کسی کورے کاغذ کی طرف خالی ہو چکا تھا وہ مسلسل ان کے جوتوں کو گھورے جارہی تھی _____

میں کچھ بکواس کر رہا ہوں حجاب رفیق" _____ "جھنجلاٹ سے بھرپور آواز سے اسے اٹھانے کی کوشش کی گئی مگر اس پہ اثر نہ ہوتے دیکھ کہ انھوں نے جھک کہ اسے بازوؤں سے پکڑ کہ اٹھایا تھا اور کمرے کی جانب بڑھے تاکہ اسکا سامان لے کہ نکل سکیں" _____

اپنا سامان پیک کرو اور چلو میرے ساتھ" _____ "اس کے بازوؤں کو چھوڑتے بنا اس کی چہرے کی طرف دیکھا اور کمرے پہ ایک طائرانہ نگاہ ڈروائی جہاں تھوڑا سا سامان بکھرا پڑا تھا" _____

ان کی سخت آواز پہ اس کے حواس ٹھکانے لگے وہ خیالوں کی دنیا سے باہر آئی اور ان کے حکم پہ عمل کرتی بیگ نکال کہ چیزیں ڈالیں اماں کی سفید شال اور کچھ چیزیں جو اس کے لیے کسی قمیٹی سرمائے سے کام نہیں تھیں وہ بھی رکھ لیں" _____

یہ لڑکا کون تھا اور اس وقت یہاں کیا کرنے آیا تھا؟ _____

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

اس کی پشت کو دیکھتے اپنے ذہن میں آتے سوالوں سے عاجز ہوتے انھوں نے تلخی سے پوچھا الماری سے چیزیں نکالتے اس کے ہاتھ رکے اسے محسوس ہوا جیسے وہ اس پہ شک کر رہے ہیں اور ویسے بھی وہ یقین کرتے ہیں کہ انسان کی محبت کا اعتبار انھیں دلا کہ آئی تھی" _____

کاروباری عورت ہوں نا تو پھر ملنے ہی آیا ہو گا" _____ "مشینی انداز میں کہتے وہ ان کے ضبط کو بری طرح چھلکا کہ رکھ گئی تھی" _____

اگر ایک لفظ بھی منہ سے اور نکالنا تو میں تمھاری زبان گدی سے کھینچنے میں دیر نہیں لگاؤں گا تم نے حمد ان لغاری کو آج تک صرف اور صرف انسان کے روپ میں دیکھا ہے اور جو تم حرکتیں کر چکی ہو اور کر رہی ہو نا ان سب کے بعد مجھ حیوان بننے میں ذرا دیر نہیں لگے گی اب تم مجھے وہ دیکھو گی جو میں کبھی تھا ہی نہیں" _____ "اس کے جبرے کو دبوچتے وہ اسے بری طرح سہا کہ رکھ گئے تھے وہ پھٹی آنکھوں سے اس شخص کو دیکھے گئے محبوب کا یہ روپ تو اسکی روح کی بنیادوں کو ہلا کہ رکھ گیا تھا حمد ان لغاری کا اتنا خطرناک اس نے خوابوں میں بھی نہیں سوچا تھا" _____

آئی کہاں ہیں بلا کہ لاؤ انھیں" _____ "اب بس ان سے سوال و جواب ہوں گے جنھوں نے تمھاری لگاموں کو ڈھیلا چھوڑ رکھا ہے ساری زندگی اُن ہی کی ڈھیل کا نتیجہ ہے جو تم اتنا اونچی اڑانیں بھرتی پھر رہی ہو جاؤ بلا کہ لاؤ انھیں ایک منٹ کے اندر اندر" _____ "ایک کٹیلی نگاہ اس پہ ڈالتے انھوں نے اب کی بار کافی سنجیدگی سے کہا" _____

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

اماں مجھے چھوڑ کہ چلی گئی ہیں تب ہی اس وقت آپ کو کال کرنے کی نوبت پہنچی ہے نہیں تو اماں میری حفاظت کے لیے کافی تھیں۔۔۔" اس نے حمدان لغاری کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کہ بغیر ڈرے جھجکے مضبوطی سے جواب دیا

"

کہاں گئیں ہیں آنٹی۔۔۔" اس کے منہ سے ہاتھ ہٹاتے انھوں نے عام سے انداز میں پوچھا۔۔۔
جہاں سب چلے جاتے ہیں ایک دن وہیں گئی ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے پاس چلی گئیں ہیں انھیں بھی شاید اچھا نہیں لگا کہ ان کی بیٹی نے ان کا حق لینے کے لیے ان کے داماد کو دھوکا دیا ہے وہ آپ کے باپ کا پیسہ لینے سے پہلے مر گئیں ہیں ان کی انا پرست طبیعت نے شاید گوارا نہیں کیا کہ وہ آپ کے باپ کے پیسے لیں اس لیے وقت آنے سے پہلے ہی مر گئیں

"

اور اللہ کالا کہ شکر ہے کہ میری ماں مر گئی اتنے عذاب تنہائی، جدائیاں، غربت، بیماریاں سہنے کے بعد وہ زندہ رہتی بھی تو اسکی بیماری دیکھ کہ میں بھی تکلیف میں رہتی اس لیے شکر ہے کہ وہ عورت مر گئی ہے۔۔۔" چڑچڑے پن سے وہ کیا بولے جارہی تھی اسے خود معلوم نہیں تھا۔۔۔

کب ہوا یہ سب اور تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا۔۔۔" آمنہ لغاری کی موت کا سن کہ انھیں حقیقتاً بہت دکھ ہوا کیونکہ اس عورت کی ساری زندگی کی ریاضت دیکھی تو نگاہوں میں پھر سے ان کا چہرہ گھوم گیا۔۔۔
میں بد نصیب خود اپنی ماں کا آخری دیدار نہیں کر سکی

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

آپ کو کیسے بتاتی _____ "ان کی طرف دیکھنے سے بھی گریز کرتے اس نے کافی تلخی سے کہا تو انھیں حجاب رفیق ملھی حالت دیکھ کہ رنج پہنچا اس لیے اسے اپنے ساتھ لگا کے اس کے سر کو سلانے لگے گویا یہ اس کے لیے تسلی کا اظہار تھا _____"

وہ شکورن خالہ کا بیٹا ہے سچ میں نے اسے نہیں بلایا میرا یقین کریں یہ خود آیا تھا _____ "ان کی مثال کے ساتھ ناک رگڑتے رو کہ اس نے نہ چاہتے ہوئے اپنے کردار کی صفائی دی _____" _____

محبت کے معاملے میں دو دفعہ دھوکہ کھانے والا شخص اب تم پہ ہر گز یقین نہیں کرے گا _____ "لیکن اتنا یقین ہے کہ حجاب رفیق کردار کی غلط نہیں ہو سکتی _____"

لیکن اب نہ بیوی بنا کہ رکھوں گا اور نہ ہی محبوبہ کیونکہ یہ پھر میری توہین ہوگی اب اگر تمہیں اپنا غلام بنا کہ بھی رکھا تو تمہیں رہنا پڑے گا نہیں تو تم بخوشی اور رضامندی سے علیحدگی کا فیصلہ لے سکتی ہو _____ "یہ فیصلہ اب تمہارے ہاتھ میں ہے رہنا چاہو تو بھی مجھے فرق نہیں پڑتا نہ رہنا چاہو تو بھی نہیں _____" اب سے تمہاری غلامی کے دن کا آغاز _____

"اب تمہارا آخری ٹھکانہ لغاری ولا ہے یا پھر یہ تمہاری ماں کا گھر _____" لغاری ولا میں تمہیں تحفظ تو مل جائے گا مگر ماں کے گھر میں یہ بھی نہیں _____"

یقین مانو اب اگر تم دوبارہ سونے کی بھی بن کہ آ جاؤ نہ حجاب تو اب حمدان لغاری یقین نہیں کرے گا کیونکہ تم وہ مقام کھو چکی ہو جو مقام کبھی حمدان لغاری کی نظر میں تمہارا ہوا کرتا تھا اب تم میرے لیے آمنہ لغاری کے بیٹی کے علاوہ

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

کچھ نہیں ہو۔۔۔۔۔ "ان کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے تو اسکا ازالہ بھی ہوگا ان کا حق تمہیں پورے کا پورے مل جائے گا اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔۔۔۔۔"

اس سفاک شخص کا دل سے لگا کہ اس کا دل نکال لینا کہ گویا حجاب کی جان لے گیا تھا اس کے الفاظ سن کہ اس کو سانس لینے میں مشکل ہوئی۔۔۔۔۔ "وہ بڑی مشکل سے بولنے کے قابل ہوئی اگر آج نہ بولتی تو گھائے کا سودا کر لیتی۔۔۔۔۔" اور حجاب رفیق کو ہر چیز منظور تھی لیکن عزت کا گھاٹا نہیں۔۔۔۔۔"

مجھے بس آپکا نام چاہیے۔۔۔۔۔ "اس نے خود کو سنبھالتے اس سے علیحدہ کیا وہ اس سے بہت کچھ کہنا چاہتی تھی اماں کے گھر کا خاطرہ، اس رات کچھ لوگوں کا آنا، مگر ابھی سب کچھ بیکار لگ رہا تھا اس شخص نے صاف اہمیت بتادی تھی پھر کیسے بتاتی۔۔۔۔۔"

تو پھر چلو۔۔۔۔۔ "ان کے کہنے کی دیر تھی تو حجاب لغاری ایک عزت کی ناموس کی خاطر کچھ چیزیں اٹھائے غلامی کے لیے تیار دو سوزیوں کا سفر تک طے کرنے کے لیے تیار ہو گئی۔۔۔۔۔"



پھوپھو۔۔۔۔۔ ارحام ابھی تک نہیں آئے پتہ نہیں کیا وجہ ہے۔۔۔۔۔ "گیارہ بجے وہ ان کی ٹانگیں دبار ہی تھی تو اچانک سے ارحام کا خیال آیا۔۔۔۔۔" کیونکہ آج شوگر ہائی ہونے کی وجہ سے اچانک سے ان کی ٹانگیں سن ہونا شروع ہو گئیں جس کی وجہ سے اس نے انکی پہلے شوگر چیک کی پھر انسولین لگائی اور پھیکی چائے بنا کہ ان کے لیے لائی اب ان کی ٹانگیں دبار ہی تھی یہ تو اس کی روٹین کا حصہ تھا۔۔۔۔۔"

تیری نجیشیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

آ رہا ہو گا اتنی پریشان نہ ہوا کرو۔۔۔۔۔ بس اسکا خیال رکھا کرو وہ کام سے تھکا ہارا آتا ہے تو اس کے سامنے ہشاش بشاش رہا کرو کبھی بھی بیزاری کا اظہار نہ کرو میں جانتی ہوں تم اسکی ہر بات مانتی ہو لیکن اسکی خواہشوں کا بھی تو خیال بھی تو رکھا کرو۔۔۔۔۔

پھوپھو میں ان کا خیال رکھتی جو ہوں۔۔۔۔۔ "اس نے منما کہ ان کی بات کاٹی تھی۔۔۔۔۔ زری تم اتنی بچی نہیں ہو جو میں سمجھاؤں ہر وقت مجھ سے ڈانٹ سنتی رہی ہو مگر پھر بھی میری باتوں کا کوئی اثر نہیں ہوتا میں کہتی ہوں تیار کرو۔۔۔۔۔" مگر تم تو ہر وقت یہ اتنی بڑی شال لپیٹے رکھتی ہو اتنی اچھی شکل اللہ نے دی ہے مگر پھر بھی ناقدری کر کے ہر وقت ماسی بنی رہتی ہو کہیں جانا ہو تو شال کی بات وہاں تک تو ٹھیک ہے مگر شوہر کے سامنے کونسا پردہ ہوتا ہے جو اس کے سامنے بھی لپیٹے رکھتی ہو۔۔۔۔۔؟ ہر روز کی طرح اُسے اچھی خاصی جھاڑ پلائی گئی وہ بجائے خفا ہونے کے مسکرا نے لگی کیونکہ ان کے غصے میں چھپی فکر کو جانتی تھی۔۔۔۔۔

اللہ کا نام لیں پھوپھو۔۔۔۔۔ "اب میں اپنی اچھی شکل کا پرچار کرنے کے لیے چھوٹے چھوٹے کپڑے پہنوں تو ہی ان کو اچھی لگوں گی۔۔۔۔۔ یا پھر دلہنوں کی طرح سب سنور کے بیٹھ جاؤں۔۔۔۔۔" دانتوں کو لبوں میں دباتے شرارت سے کہتے وہ انھیں مزید طیش دلا گئی۔۔۔۔۔

میں کہہ رہی ہوں بی بی تم اپنی حرکتوں کی وجہ سے کسی روز مار کھاؤ گی۔۔۔۔۔ "وہ ان دونوں کے لیے بہت پریشان تھیں ایک رات کو آتا ہی گیارہ بجے تھا اور دوسری ہر وقت کاموں میں مگن رہتی ایسے لگتا جیسے دنوں میاں بیوی نے ضد میں ایک دوسرے سے شرط لگائی ہو کہ کون زیادہ تیز ہے۔۔۔۔۔"

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

جاؤ اسے فون کرو میری دوائی ختم ہو گئی اسے کہو کہ سٹور سے لے آئے _____ "اسے ہنستے ہوئے دیکھ کہ انھوں نے اب کی بار اس کا ماتھا چومتے نرمی سے کہا" _____

پھوپھو میں کال ملا دیتی ہوں _____ "آپ ان کو خود کہہ دیں _____" اس نے آہستگی سے کہا کئی پھوپھو دو لگا ہی نہ دیں _____

بی بی مجھے بڑا پتہ ہے فون چلانے کا _____ "میں خود کال کر لیتی اگر فون عزمہ کے پاس نہ ہوتا _____" جان بوجھ کہ سختی سے کہا وہ جانتی تھیں زری ان کی ناراضگی سے ڈرتی ہے اس لیے فٹ سے فون کا کہا _____

اچھا اچھا میں کر دیتی ہوں ان کو کال سوری پھوپھو _____ "وہ بدلے میں ان کے ہاتھ کی پشت پہ پیار دیتی باہر نکل گئی جب کہ ان کی دعا تھی وہ ہمیشہ ایسے ہی خوش رہے جیسے آج ہے * _____



وہ کمرے میں آئی دھڑکتے دل سے اسے کال ملائی بیل جا رہی اسے عجیب سا محسوس ہوا مگر پھر بھی وہ اس کے کال اٹھانے کی منتظر تھی دوسری جانب سے کال اٹھالی گئی _____

السلام علیکم _____ "اس نے کال اٹینڈے ہوتے ہی فوراً کہا _____"

وعلیکم سلام _____ "دوسری جانب سے اس کی گھمبیر سی آواز سنائی تو اس کی ڈھڑکنوں کی رفتار تیز سی ہوئی آج پہلی دفعہ اسے کال کر رہی تھی اس لیے کفیوز تھی _____"

اس وقت کال کی _____ خیریت _____ "دوسری جانب بڑا میٹھا سا لہجہ سننے کو ملا تو اس میں بولنے کی ہمت آئی تھی

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

خیریت ہی ہے یہ بتائیں کہاں ہیں آپ _____؟ "خالص بیویوں والے انداز میں کہتے وہ ارحام زکوان کے عنابی لبوں پہ مسکراہٹ بکھیر کہ رکھ گئی" _____

مجھے تو خیریت نہیں لگ رہی _____ "اس نے ہینڈ فری فون کے ساتھ کنکلیٹ کرتے کافی ہشاش بشاش لہجے میں کہا _____"

کیوں _____ زری نے کافی الجھن سے پوچھا _____
کیونکہ وائفی صاحبہ آپ اپنے شوہر کی پراپر انویسٹیشن کر رہی ہیں اور پولیس والے بندے کی انویسٹیشن کرنے والوں کو سخت سے سخت سزا دی جاتی ہے یہ یاد رکھیے گا _____ "زری کو شرارتی بھاری لہجے میں آواز سنائی دی تو وہ بری طرح گھبرا گئی" _____

نہیں تو میں تو آپ کی انویسٹیشن نہیں کر رہی میں تو بس آپ کے گھر آنے کا پوچھ رہی تھی _____ "ارحام زکوان کو اسکی گھبرائی آواز سنائی دی تو بمشکل قہقہے کا گلہ گھونٹا اس وقت وہ اس کے سامنے ہوتی تو وہ اب تک کوئی میٹھی سی گستاخی کر چکا ہوتا" _____

اور میں نے تو اس لیے کال کی تھی پھوپھو کی آج طبعیت خراب ہو گئی تھی میں نے انسولین تو لگائی ہے لیکن ان کی میڈیسن ختم ہو گئی جو میں ان کو نہیں دے سکی _____ "آرہے ہیں تو میڈیکل سٹور سے ان کی دوائیاں لے آئیے گا _____ اس نے جلدی جلدی بات ختم کرنے کا سوچ کہ فون بند کرنا چاہا" _____

امی کی طبعیت تو ٹھیک ہے _____ "اس نے تھوڑے ڈر سے پوچھا ماں کی خراب طبعیت سن کہ دل دھڑکا" _____

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

جی الحمد للہ پریشان مت ہوں بالکل ٹھیک ہیں وہ ارحام بس ان کی میڈیسن لے آئیے گا۔۔۔ "اس کی فکر و پریشانی سے بھرپور لہجہ سن کہ اس نے اسے تسلی دی۔۔۔"

اچھا اور میریوائفنی کو کیا چاہیے۔۔۔ "اس کا تسلی بھر لہجہ سن کہ بڑے پیار سے پوچھا گیا اسے اس زری پہ ٹوٹ کہ پیار آ رہا تھا وہ دل کو چھونے والی باتیں کر رہی تھی اوپر سے ستم یہ تھا اس کے سامنے نہیں تھی۔۔۔"

نہیں مجھے کچھ نہیں چاہیے بس آپ آجائیں ارحام۔۔۔ "زری نے تیزی سے کہا اسے حیرت ہو رہی تھی اس کی اتنی باتوں پہ کہاں وہ شخص اسے دیکھنا پسند نہیں کرتے تھا اور اب کہاں اسے سننے کو بے تاب تھا۔۔۔"

یعنی میریوائفنی کو صرف میں چاہیے ہوں۔۔۔ "اس نے شرارت سے اس کی سماعت میں رس گھولا۔۔۔"

اللہ حافظ میں فون بند کر رہی ہوں۔۔۔ "اس کی بے باک جسارتوں کو سنتے اس کا دل کیا فون کال کاٹ دے۔۔۔"

اچھا زری سنو۔۔۔ "عزہ کے کمرے میں جاؤ وہ جاگ رہی ہے یا سو رہی ہے اسے کہو کہ وہ امی کے پاس سوئے۔۔۔"

اس وقت اسے ڈسٹرب کرنا اچھا بات نہیں ہے خیر ہے پھوپھو کے پاس میں سو جاتی ہوں۔۔۔ "اس نے فٹ سے کہا۔۔۔"

نہیں جیوائفنی۔۔۔ آپ پھوپھو کے پاس نہیں آپ پھوپھو کے بیٹے کے پاس سوگی یقین مانو اگر تم نے ذرا سی بھی چالاکی کی نہ زری تو قسم سے میں امی کا بھی لحاظ نہیں کروں گا اور اٹھا کہ کمرے میں لے آؤں گا انڈراسٹینڈ۔۔۔ "اور ویسے بھی میں جانتا ہوں یقیناً تم ایسا نہیں چاہو گی۔۔۔"

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

فی امان اللہ _____ "میں آرہا ہوں _____" وہ یہ کہتا کال کاٹ گیا اور زرینے اپنے تپے ہوئے گالوں کو مسلنے لگی جو اس شخص کی بے باکیوں سے لال ہو گئے تھے " _____

وہ اس شخص کی دی گئی ہدایات کے مطابق اٹھی اور عزمہ کے کمرے کی طرف چلی گئی تھیں _____



وہ جب گھر پہنچا تو گھڑی پونے بارہ کا ہندسہ عبور کر چکی تھی اس نے زرینے کو کچن میں دیکھا تو مسکراتا ہوا پہلے انیبہ زکوان کے کمرے میں گیا لائٹ آف تھی یعنی وہ سو گئیں تھیں " _____

لائٹ آن کی توان کو سویا ہوا عزمہ شاید کمرے میں ان کے ساتھ لیپٹ کہ سو رہی تھی کیونکہ اس کا سر نظر آ رہا تھا _____

اس نے میڈیسن کا شاپریڈ کی سائیڈ ٹیبل پہ رکھا اور ماں کے ماتھے پہ جھک کہ پیار کرتا لائٹ آف کرتا باہر نکل آیا _____

السلام علیکم _____ "اس کے پاس جاتے اسے پیچھے ہگ کرتے اس نے اس کے سر پہ بوسہ دیا تو زری کا دل اس کے انوکھے احساس پہ ڈھڑکا " _____

وعلیکم سلام _____ "آپ آگئے _____" بغیر ماتھے پہ شکن لائے پوچھا کیونکہ انیبہ زکوان کی باتوں کا اثر تھا جو وہ اسے برا نہیں لگ رہا تھا کچھ اس شخص کی چھوٹی سی فکر کا نتیجہ تھا وہ بیزاری رکھ ہی نہیں رکھ سکی " _____

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

یہ تمہارے لیے پیزہ اور آئس کریم لایا ہوں _____ "اور جانتا ہوں تمہیں پسند ہے اس لیے اس ٹھنڈے موسم میں بھی لے آیا" _____

وہ آئس کریم اس کی جانب بڑھاتے ہوئے بولا تو زری نے نگاہ ڈالی جہاں اس نے دو پیک دیکھے تھے "_____ شکر یہ _____" اس نے تھامتے ہوئے آرام سے کہا وہ نظریں نہیں اٹھا سکی کیونکہ وہ شوخ نگاہوں اسے ہی دیکھ رہا تھا _____

میرے سر میں درد ہے آج کھانا نہیں کھاؤں گا کیونکہ آج ارحم نے ٹریٹ دی تھی اس لیے ڈنر کر لیا اس لیے چائے لے کہ فوراً اوپر آؤ _____ "نرم مگر تحکم بھرے انداز میں کہتا وہ چلا گیا تو اس کے سر درد کا سن کہ اسے تفشش ہوئی جو اکثر اوقات اسے ہوتا تھا _____" اس نے دو تین کون فرج میں رکھی اور چائے کپ میں ڈالتی پین کلر لے کہ اوپر چلی آئی" _____



ہینڈل پہ ہاتھ رکھتے ناب کو گھماتے اس نے کمرے میں قدم رکھا تو اسے بیڈ پہ کمفرٹ کیے دیکھا تو تیز تیز قدم اٹھاتی اس کی طرف آئی اس نے چائے اور ٹبلیٹ ٹبل پہ رکھیں اور دوسری طرف آ کے بیٹھ گئی تھی "_____ کیا واقعی سر میں بہت درد ہے _____؟ اس کی طرف جھکتے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھ اس نے پریشانی سے پوچھا جو منہ کے نیچے ہاتھ رکھے گہری سوچوں کے حصار میں تھا" _____

انگلیاں پھیر میرے بالوں میں میرا دردِ سر نہیں جاتا

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

ایسے پڑا ہوں تیری یاد میں جیسے کوئی مر نہیں جاتا

اس کی بات سننے کے بعد ارحام نے سراٹھا کہ اسکی گود میں رکھتے معنی خیزی سے شعر پڑھا تو وہ اسکے لمس کی آشنائی پہ کانپی مگر پھر سنہبل بھی گئی ارحام نے اسکی طرف دیکھتے اس کا دایاں ہاتھ اپنی پیشانی پہ رکھ لیا "_____

میں نے مذاق نہیں کیا ارحام "_____ میں سچ کہہ رہی ہوں آپ ڈاکٹر سے چیک اپ کروائیں یہ دد تو تقریباً آپ کے سر میں ہوتا ہے "_____ اللہ نہ کریں کوئی ڈینجرس ایشو بھی ہو سکتا ہے "_____

ہو سکتا نہیں ہے "_____ بلکہ ہے "_____ ڈاکٹر کے پاس گیا تھا ڈاکٹر نے کہا ہے کہ اگر روزرات کو آپ کے سر میں بیوی آپکی مصروفیت اور ناراضگی کے باوجود مساج نہیں کر سکتی تو بہت زیادہ ایشو ہوں گے "_____ اس نے بظاہر سنجیدگی مگر شرارت سے کہا تو زرمینے نے اسے گھورا آج وہ صاف شرارتوں پہ آمادہ ہے "_____

آپ سے ناراضگی اور اختلافات اپنی جگہ "_____ لیکن آپ سے محبت کی وسعتوں کی بھی کوئی حد نہیں مجھے بس آپ سے عزت چاہیے جو ایک بیوی کی اولین خواہش ہوتی ہے "_____ اس کے سر پہ انگلیوں کا مساج کرتے اس نے اس شخص کو دیکھا جو شب خوابی کے لباس میں اسے دل کے بہت قریب لگا "_____

تو سچے دل سے بتاؤ زری کہ میں نے کبھی تمہاری عزت نہیں کی "_____ کبھی تمہاری خواہش کا احترام نہیں کیا "_____ مانتا ہوں ابتدائی دنوں میں تمہارے ساتھ غلط رویہ رکھا لیکن اسکا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ میں نے تمہاری عزت نہیں کیا سچ بتاؤں تو زری تم مجھ اپنے آپ سے زیادہ معتبر لگی ہو "_____ اس لیے تم سے شادی سے انکار کیا تھا

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

_____ "بولتے اس نے زری کی شال سرکادی اور پھر اس کے بالوں کو آگے کرتے چوٹی کے بل کھولنے لگا اس کے لمبے بالوں کے ساتھ کھیلنا اسکا پسندیدہ مشغلہ بنتا جا رہا تھا" _____

وہ اسے پری کے متعلق نہیں بتانا چاہتا تھا اور نہ وہ زندگی بھر یہ حقیقت بتا سکتا تھا مگر اس نے جس دن سے پری اور شاہو کے رشتے حقیقت پتہ چلی وہ پیچھے ہٹ گیا تھا وہ اس کی ماں کی کی بھانجی تھی اور اسے یکطرفہ طور پر پسند تھی مگر اس کی یہ پسند اس روز اس نے دفن کر دی تھی جس دن اسے پتہ لگا تھا کہ وہ شاہو ویر یو سفرئی کی امانت ہے اس کے بعد اس نے سوچنا بھی چھوڑ دیا وہ جانتا تھا کہ اگر اس نے سوچا بھی تو یہ زر مینے کے ساتھ خیانت ہو جائے گی _____ "اس لیے وہ اس پسند کو بھی خیر آباد کر چکا تھا" _____

اسی عزت کا سوچ کہ اس وقت آپ کے پاس ہوں ارحام اور اسی وجہ سے میرے دل میں آپکی محبت اور قدر بڑھی ہے میں آپ سے اپنے سابقہ رویے کی معافی ہوں کیونکہ میں اپنے اور آپ کے رشتے کو اپنی انا کی نذر نہیں کرنا چاہتی اس لیے چاہتی ہوں جب تک سانسیں ہیں آپکی رہوں تا بعد ار رہوں اور مخلص رہوں مجھے آپ سے عزت و محبت کے علاوہ کچھ بھی نہیں چاہیے _____ "وہ اس کے پیشانی پر پہ لب رکھتی اس کی اہمیت اسے گردان گئی" _____

اتنا کافی ہے سو جائیں اور مجھے بھی سونے دیں صبح چھ بجے اٹھنا بھی ہے _____ "اس کی شرارتوں سے گبھراتے وہ اٹھ کھڑی ہوئی کیونکہ وہ مسلسل اس کے بالوں کو چھیڑ چھاڑ کرتا خراب کر رہا تھا" _____

تم سوگی ادھر ہی یہ یاد رکھو _____ "اس نے کے بکھرے بالوں اور اس کے سراپے کو گہیری نظروں سے دیکھتے اس نے کافی سنجیدگی سے کہا _____ "جو پریشان سی بالوں کی چیٹیا بنانے میں مصروف تھی" _____

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

سنو جاناں ارحام زکوان کو تمہارے بالوں سے عشق ہے" _____
ویسے بال تو تمہارے سنڈریلا کی طرف ہے مگر انھی کھلے بالوں میں ہو بہو اس کی ماں لگ رہی ہو" _____ "لیکن سچ
بتاؤں میں نے جب تمہیں پہلی دفعہ دیکھا تھا تو تم پہ چڑیل کا ہی گمان ہوا تھا" _____
ارحام _____ "اس کی بے باک جسارتوں پہ اس نے اسے آنکھیں نکالیں مگر ارحام نے زندگی سے بھرپور قہقہے
لگاتے اٹھ کہ اسے پھرتی سے بازوں میں بھر لیا تھا" _____
یہ قہقہے تھے تو بہت خوبصورت _____ "زندگی سے بھرپور جان لیوا مگر وقت یہ قہقہے کہاں کا دیکھتا ہے چہروں پہ
مسکائیں اسے نظر آتی تو آنکھوں میں آنسو ہی کیوں لاتا _____ ؟

آج آئے ہی تھے تو پریزے کو بھی ساتھ لے آتے _____ "وہ کچھ دیر پہلے ہی پریزے کو کالج چھوڑ کہ گاؤں کے لیے
نکل آیا یہاں پہ دو تین ضروری کام نپٹانے کے بعد ایک آدھ چکر کھیتوں میں لگانے کا ارادہ تھا پچھلے آدھے گھنٹھے
سے وہ ماں کے پاس بیٹھا ان سے باتوں میں مگن تھا حویلی میں معمول کی طرح سناٹا تھا مگر اس سناٹے میں بھی روح
میں اترنے والا سکون تھا جو صرف اور صرف اس حویلی کے نظام کے چلانے والے پہ انحصار کرتا تھا اور جب گھر کے
نظام چلانے والے کے پاس لوہے کی باگ ہو تو بد حالی کا کوئی خدشہ نہیں ہوتا اور وہ جانتا تھا اس کے ماں باپ اس
حویلی کے مضبوط ستون تھے جن کے سہارے پہ حویلی کی بنیادیں پختہ دکھائی دکھائی دے رہیں تھیں" _____

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

اس کو کالج چھوڑ کہ سیدھا یہاں آیا ہوں دو تین گھنٹے کی ڈرائیونگ سے گیارہ تو یہاں پہنچتے بیج گئے ہیں اس لیے اس کے کالج ٹائمنگ میں یہاں چکر لگاتا ہوں کیونکہ میں جانتا ہوں وہ بہت ضدی ہے ایک دفعہ یہاں پہ چکر لگالے تو پھر اسکا واپس جانے کا ذرا بھی دل نہیں کرتا پھر وہ آپ کے پیچھے چھپتی ہے کہ وہ نہیں جائے گی اور آپ کو بھی محترمہ کی معصوم شکل پہ رحم آجاتا ہے مگر آپ کا یہ رحم مجھے کافی خوار کرتا ہے مورے دو دن تو مجھے آپ کی بھتیجی کو روٹین میں لانے میں لگ جاتے ہیں۔۔۔" وہ ان کے پاس بیٹھتا ان کی گود میں سر رکھ گیا تھا یہ ماں سے لاڈ کا اظہار تھا یہاں وہ اپنی ساری تھکن بھول جایا کرتا تھا کیونکہ وہ یہ تھکن میں ماں کی جھولی میں انڈیل خود پر سکون ہو جاتا تھا۔۔۔" آج زیادہ تھک گئے ہو۔۔۔" وہ جانتی تھیں کیونکہ جب وہ اپنا سر ان کی گود میں رکھتا تو وہ سمجھ جاتی کہ وہ مساج کروانے کے بہانے اپنی تھکن دور کروانے آیا ہے۔۔۔" آپ جانتی تو ہیں۔۔۔" یہ کہہ کہ وہ آنکھیں موند گیا جانتا تھا جب وہ سو کے اٹھے گا تو تھکن خود بخود دور ہو جائے گی کیونکہ ماں کا لمس اس کے لیے جادوئی اثر رکھتا تھا عیش مل ملازمہ سے آئل منگواتے کہہ کہ اس کے سر پہ مساج کرنے لگیں۔۔۔"

بابا نظر نہیں آرہے کہیں گئے ہوئے ہیں۔۔۔؟ آنکھیں موندیں ہی اس نے ماں سے باپ کی غیر حاضری کی وجہ پوچھی اتنا تو اسے بھی معلوم تھا کہ وہ کسی کام کے سلسلے سے غیر حاضر ہوں مگر بابا کو گھر میں نہ پا کر ہمیشہ سے بلا وجہ پوچھنا بھی عادت بن چکی تھی۔۔۔"

تیری نجیشیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

ہاں صبح بتا رہے تھے کہ زمینوں کے ٹھیکداروں سے کوئی حساب کتاب رہتا ہے تو اسی سلسلے میں گئے ہوئے ہیں اب تو ان کے آنے کا وقت بھی ہو گیا ہے اس لیے ان سے مل کہ جانا۔۔۔" انھوں نے تفصیل بتائی تو وہ خاموش سا ہو گیا ماں کا لمس بہت سکون دے رہا تھا ایک تاثیر سی تھی اس لمس میں۔۔۔"

وہ کچھ دیر ہی ان کے سکون سے مساج کرنے پہ اپنے آپ سے غافل ہوتا سکون کی نیند سو گیا۔

میں نے زاوی بھائی سے بات کی تھی کہ وہ تمھاری اور پری کی رخصتی کے لیے مان جائیں مگر ان کی طرف سے کوئی مخصوص ردِ عمل نہیں آیا۔۔۔" وہ باتیں کرتیں اسکے جواب کی منتظر تھی مکمل خاموشی سے جھک کہ اسے دیکھا تو وہ سویا ہوا تھا انھیں اس پہ بے ساختہ پیار آیا اپنے ہاتھ سے اس کی پیشانی سے بال ہٹائے تو ماں کی ممتا پیار دیے بغیر رہ نہ سکی جھک کہ اس کی کشادہ پیشانی پہ پیار دیا وہ ایک مضبوط مرد تھا مگر ان کے لیے ایک معصوم سا بچہ تھا جن کو اس کی ہرقت فکر رہتی تھی سفید اور سیاہ لباس ان کے بیٹے کی تمکنت میں اضافہ کر دیتے سفید لباس میں اس کی گندمی رنگت کندن کی طرح چمکتی تو ماں کی ممتا کو خوف لاحق ہو جاتا کہ کہیں اسے نظر ہی نہ لگے وہ ہو بہو اپنے باپ کی جوانی کی کاپی تھا سارے تیکھے نین نقوش رنگ و روپ تو گویا باپ سے ہی چرائے تھے۔۔۔"

السلام علیکم ____ "شاہ ذریوسفرئی نے کمرے میں قدم رکھا تو ایشیل کو بیٹے کے سر پہ مساج کرتا پایا بیٹے کی طرف دیکھا جو ان کی گود میں سر رکھے سو رہا تھا" ____

و علیکم سلام _____ "انھوں نے آہستگی سے جواب دیا کہ کئی شاہو نہ جاگ جائے" _____

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

خیر ہے یہ موصوف اچانک ____ "ویسے تو بڑے دنوں بعد چکر لگایا ہے لگتا ہے بھول گیا ہے کہ کوئی ماں باپ بھی ہیں ____؟ اندر آتے ہی سنجیدہ بھاری بلند آواز میں اسکی طرف دیکھ کہ انھوں نے کہا تو انھوں نے تکیہ نزدیک کرتے شاہو کا احتیاط سے تکیہ پہ رکھ کہ خود بالکل خاموشی سے اٹھتی کمفرٹ اس پہ ڈال کہ ان کی طرف مڑی ____

شاہ ذر آہستہ بولیں شاہو جاگ جائے گا بلکہ باہر آجائیں آپ تو میرے بچے کو کچی نیند سے ہی جگا دیں ابھی ابھی سویا ہے ____ "عیشیل خفگی سے انھیں بازوؤں سے پکڑتی باہر لاتی دروازہ بند کر گئیں تاکہ اس کی نیند پوری ہو جائیں ____"

شاہ ذر نے ایک دفعہ ان کی جانب دیکھا ____ جو انھیں لاونج میں لے آئیں تھیں انھوں نے ایک نظر بھر کہ ایشیل کو دیکھا وہ ان کی شریک حیات تھیں ان کی زندگی کی ہمسفر ____ "ان کے بچوں کی ماں ____، وہ عورت جو ونی میں اپنے بھائی بے قصور ہونے کی وجہ سے مظالم سہتی رہی، ان کی ماں کی نفرت، انکی بے رخی بھی سہتی رہی ایک وقت تھا جب ان کا رشتہ ٹوٹنے کی نوبت تک جا پہنچا، مگر اس عورت نے ٹوٹنے نہیں دیا اور یہ بھی اسی عورت کی بدولت تھا شاہ ذر یوسف زئی زئی کے لیے زندگی اتنی آسان نہیں تھا جتنی اس عورت نے اپنے صابر رویے سے آسان بنا دی تھی اسی صبر کی بدولت اس عورت نے ان کے دل بے انتہا حکومت کی تھی وقت گزرنے کے ساتھ شاہ ذر یوسف زئی کی دل میں اس کی قدر و اہمیت بے انتہا بڑھ گئی تھی ____"

READERS CHOICE

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

ابھی بھی اس کی نیند کی آپ کو اتنی فکر ہے بیگم ہے کہ اس کی جاگنے سے ڈر سے آپ اس کے باپ سے ہی خفا ہو گئی ہیں اب تو وہ چھوٹا بچہ نہیں رہا۔۔۔ "شاہ ذرنے ان کو بازوؤں کے حصار میں لیتے شاہو کے بچپن کو مد نظر رکھتے چوٹ کی"۔۔۔

جی میں جانتی ہوں اور اب بھی اس سے جیل سے جیل ہوتے ہیں وہ دنیا کے لیے بڑا ہو گیا ہو گا لیکن میرے لیے وہ چھوٹا بچہ ہی ہے۔۔۔ "ایشل نے سہولت سے کہتے ہمیشہ کی طرح انھیں لا جواب کیا تھا۔۔۔"۔۔۔

نہیں جیل سے کا تو علم نہیں ہے بلکہ ڈرتا ہوں اسے ایشل جب وہ میرے کندھے سے کندھا ملا کہ چلتا ہے اس کا قدم مجھ سے بڑا دکھتا ہے ہیں تو لوگوں کی نگاہوں میں چھپی حسرت دیکھ مجھے خوف محسوس ہوتا ہے میرا دل کرتا ہے یہ اس حویلی میں قدم ہی نہ رکھیں۔۔۔ "مجھے لوگوں کی حسرتوں سے ڈر لگتا ہے۔۔۔" انھوں نے سنجیدگی میں کھوئے ہوئے جواب دیا۔۔۔

کچھ بھی نہیں ہوتا آپ نے بس دل میں بلا وجہ وہم پالا ہوا ہے شاہو کے ابا۔۔۔ "آپ اس کے گرد دعاؤں کے حصار مضبوط رکھیں تاکہ لوگوں کی حسرت بھری نگاہیں پڑھیں بی نہیں۔۔۔" تسلی آمیز انداز میں کہتے انھوں نے ان کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھا اور اٹھ کھڑی ہوئیں۔۔۔

مورے بابا۔۔۔ "آپ دونوں میری فکر کیوں کرتے ہیں ان دونوں کو سنجیدہ باتیں کرتا دیکھ کہ ان کے قریب آتا مخاطب ہوا۔۔۔"

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

یہ ہی تھی تمھاری نیند _____ "عیشیل نے ترچھی نگاہوں سے دیکھتے مصنوعی غصے سے پوچھا" _____
مورے میں اس وقت کبھی نہیں سویا وہ بس آپ کا لمس ہی اتنا سکون دہ تھا کہ خود بخود نیند آگئی ہے _____ "ہچکچاتے
ہوئے شاہ ذر کے پاس پہنچا تو وہ اسے گلے لگانے کی غرض سے اٹھ کھڑے ہوئے" _____
زری پر سوں ملنے آئی تھی کہہ رہی تھی کہ لالہ نہیں آئے کب آئیں گے _____ "ایشیل نے اسے زرمینے کا پیغام سنایا
تو وہ مسکرا دیا تھا _____"

آج مجھے بھی اپنی پرنسز کی کی ہی یاد آرہی تھی دل بہت کہیا کہ آتے وقت مل آؤں مگر یاد ہی نہیں رہا اب تو ابھی
جاتے وقت اس سے مل کہ ہی جاؤں گا کیا پتہ اگلی بار آؤں تو ناراض نہ ہو جائے _____ "اس نے ان کو اتنی اونچی آواز
میں جواب دیا کہ ملازمہ کو ہدایت دینے کا ہی انھیں بھول گیا تھا اس کے کھانے فکر لاحق ہوئی تھی" _____
اب ایسے ہی نہ کھسک لینا کھانا کھا کہ نا _____ "کچن کے دورازے پہ چوکھٹ پہ کھڑے انھوں نے سختی سے کہا تو دونوں
باپ بیٹا مسکرا دیئے _____"



لالہ آپ _____ "زرمینے جیسے ہی کچن سے باہر نکلی تو وہ شاہ ویر کو لاؤنچ میں بیٹھا دیکھ کہ ساکت رہ گئی تھی بے یقینی
کی سی کیفیت تھی پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس کے چہرے پہ مسکان چھا گئی اس کا مرجھا یا چہرہ کھل اٹھا" _____
وہ بھاگ کہ زور سے اس کے ساتھ آگئی آنکھوں میں اسکی اچانک آمد کی ہلکی سی بے یقینی تھی" _____

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

جی میری پرسسز۔۔۔ "مجھے خواب آیا ہے کہ میری پرسسز مجھے یاد کر رہی تھی آج صبح جیسے ہی بیدار ہوا تو اپنی پرسسز سے ملنے کا دل کیا۔۔۔" یہ کہہ اس کے سرب رکھ کہ اس نے بہن کے دل میں اپنا رتبہ مزید بلند کر لیا وہ رشتوں کو عزت دینا جانتا تھا اسے معلوم تھا کہ سب رشتوں کی اپنی اپنی اہمیت ہے۔۔۔

یہ لو۔۔۔ "اس نے زری کی طرف شاپر بڑھایا تو زری سے مان سے تھامتی پیچھے ہوئے۔۔۔

اچھا میں پھر کبھی آؤں گا۔۔۔ "مجھے دیر ہو جائے گی اس کے سر پہ ہاتھ رکھتے اس نے بڑے سنبھال سے بات کی تاکہ وہ یوں اچانک سے جانے کا سن کہ برا نہ مان جائے۔۔۔

نہیں نہیں میں آپکو کھانا کھائے بغیر کہیں نہیں جانے دوں گی آج پہلی دفعہ میرے گھر آئے ہیں لہذا یہ ناممکن ہے۔۔۔ "زری ضدی بچے کی اسے پکڑ کہ اندر لاتے اس کی کسی بھی خاطر میں نہ لاتے بولی۔۔۔

کھانا مورے نے کھلا کہ بھیجا ہے مجھے۔۔۔ "اس نے انکار کرنا چاہا مگر اس کے سامنے اس کی ایک نہ چلی۔۔۔ ایک تو آپ انیبہ پھوپھو سے مل کہ جائیں گے اور دوسرے چائے کا انکار میں نہیں سنوں گی زیادہ نہیں تو آدھا گھنٹا اپنی پرسسز کے لیے تو بیٹھ سکتے ہیں اس کے ساتھ باتیں تو کر سکتے ہیں۔۔۔

اس کی بہن تھی محبت اور نرم لہجے سے وہ بھی اسیر کرنا جانتی تھی وہ اس کے نہ نہ کرنے کے باوجود پھوپھو کے پاس لے آئی تھی۔۔۔

READERS CHOICE



تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

وہ حمدان کے ساتھ لغاری ولایت میں تو آگئی تھی لغاری ولایت میں آئے اسے پانچواں دن تھا مگر زندگی اب اس کی صحت معنوں میں عذاب ہونے والی تھی یہ بات تو اسے اب سمجھ آئی کہ حمدان لغاری کو مہرہ کہہ کہ اس نے اپنی زندگی بڑی غلطی کر دی تھی ان کا ساتھ اس نے ہمیشہ گنوا دیا تھا اب وہ اس برے وقت کو روتی تھی جب اس کے منہ سے یہ باتیں نکلی تھی

خاقان اور ہانیہ کی تمسخر خیز ہنسی دیکھ کہ اسے اپنے آنے والے حالات سے ڈر لگنے لگا تھا جو چنچل مذاق اس کی ذات کا خاصہ تھے گویا وقت نے تو اس کے اوپر سے ساری شوخیاں اتار پھینکی تھیں۔۔۔

کالج بھی وہ باقیدہ جانے لگی کیونکہ اس شخص نے پڑھنے پہ اسے کوئی پابندی نہیں لگائی تھی اس کے برعکس سختی سے دوسرے دن ہی حکم دیا کہ وہ کالج جائے گی اور کالج سے ایک چھٹی بھی نہیں کرنے دیتے کہ وہ ریلکیس کر سکے کچھ ہی دنوں میں ان کا مکمل سر درو یہ وہ اب بہت غیر دماغ رہنے لگی کیونکہ ایک دن اس نے اسائنمنٹ تیار نہیں کی تھی تو انھوں نے کلاس سے باہر نکال دیا جس کی ٹنشن سارا دن اسے رہی تھی گھر میں بھی سب نے اس کے ساتھ دشمنوں والا سلوک روار کھا ہوا تھا ہریرہ کے قریب تک اسے پھٹکنے نہ دیا جاتا ہریرہ کھلتے کھلتے کتنی دفعہ اس کی طرف آتا مگر ہانیہ اور فرقان لغاری کے ڈر کی وجہ سے اس کے قریب نہیں گئی ایک دفعہ اس نے ہریرہ کو اٹھایا تو ہانیہ نے اسی وقت اسے کھینچ کہ کہا کہ تم ہریرہ کی ماں نہیں ہو اس کی ماں مر گئی ہے لہذا اب اس کی ماں بننے کی کوشش کی تو بھیا تمہارا وہ حال کریں گے جو تم سوچ بھی نہیں سکتی "۔۔۔

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

اتنا سرد پن سہتے سہتے اسکا دماغ اب سمجھ داری کا ساتھ دینے سے انکار کرتا چلا جا رہا تھا ایک تو نئی نئی ماں کی موت کا صدمہ تھا وہ بہت زیادہ ماں کو اور حمد ان لغاری کی نارضگی کو سوچنے لگی اب حقیقت میں اسے حمد ان لغاری کے نرم رویے کی قدر محسوس ہونے لگی وہ ان کے نرم رویے ہی کی تو عادی تھی

ایک کمرے میں ہوتے ہوئے اسے مخاطب تک نہ کرتے اپنے کام میں غرق رہتے اس نے کئی دفعہ کوشش کی کچھ حد تک وہ اسے بلائیں مگر وہ اسے اپنی خاموشی کی مار دے رہے تھے ان کی یہ خاموشی حجاب کا اندر کھائے جا رہی تھی جس کا اسے خود نہیں معلوم تھا تسلی و فکر ایک جملہ بھی اسکو سننے کو نہ ملا تھی وہ اب راتوں کو جاگنے لگی اسے ہیلٹھ ایشو ہونے لگا بوا سے کھانا دے جاتیں تو وہ کھالیتی تھی نہیں تو اس نے خود سے کبھی اپنی صحت کا خیال نہ رکھا وہ جیسے خود سے لاپرواہ ہوتی جا رہی تھی بھلے اب وہ خود سے کتنی ہی لاپرواہ کیوں نہ ہوتی مگر اب حمد ان لغاری کو اسکی ذرا بھی پرواہ نہیں رہی تھی ان کا خود سے لا تعلق ہونا ہی تو وہ سہہ نہیں پار ہی تھی ایک ہی کمرے میں ایک ہی چھت کے نیچے رہتے ہوئے انھوں نے اس کے اور اپنے کمرے کے گرد اجنبیت کی دیوار کھڑی کر لی۔ "اسے بہت غصہ آتا تھا ان کے سرد رویے کو دیکھ کہ مگر اپنی غلطی قبول کرتے بولنے کی ہمت ہی نہیں ہوئی"۔

ساری رات اس کی آنکھوں میں کٹی اب سر بھاری تھا اور آنکھوں انتہائی جلن ہو رہی تھی وہ ابھی تک بستر میں تھی تیار ہونے کا دل بھی نہیں کر رہا تھا۔

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

تم ابھی تک تیار نہیں ہوئی۔۔۔ "حمد ان لغاری جیسے ہی کالج کے لیے تیار ہو کے باہر نکلے تو اسے کمفرٹ میں لیٹا گہری سوچوں میں دیکھتا اچنکے سے پوچھا صبح بھی وہ نماز کے لیے اٹھی اور ابھی تک اسے لیٹے دیکھ کہ انھیں حیرت ہوئی۔۔۔"

میری طبیعت بہت خراب ہے میں آج نہیں جاؤں گی۔۔۔ "بیزارگی سے کہتے کمفرٹ اس نے اپنے اوپر کھینچ لیا۔۔۔"

میں نے یہ نہیں پوچھا کہ تم کیوں نہیں جا رہی میں یہ پوچھ رہا ہوں تم ابھی تک تیار کیوں نہیں ہوئی۔۔۔ انھوں نے کرخت لہجہ اپناتے غصے سے کہا تو حجاب سہم گئی مگر کمفرٹ سے منہ باہر نہیں نکالا۔۔۔ اس لیے نہیں تیار ہوئی کیونکہ میری طبیعت خراب ہے۔۔۔ "اس نے منہ پھر بھی باہر نہیں نکالا مگر جواب ضرور دیا۔۔۔"

اتنے دنوں بعد اس کا ضدی لہجہ سن کہ انھوں نے غصے سے لب بھینچے۔۔۔ پہلے ہی اپنے ڈراموں کی وجہ سے تم اپنی پڑھائی کا بہت ضیاع کر چکی ہو اس لیے اب کوئی نخرہ کوئی بہانہ نہیں سنو گا ایک منٹ کے اندر تیار ہو کہ نیچے آؤ۔۔۔ "وہ سرد لہجے میں کہتے باہر نکل گئے تو حجاب کو بیک وقت رونا اور غصہ آیا غصے ان پہ اور رونے اپنے آپ پہ۔۔۔ "کہ وہ ان کو سنا کیوں نہیں سکی وہ بھی اپنی ضد کا انجام بھول کہ کمفرٹ اپنے اوپر تان گئی۔۔۔"

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

دس منٹ کے بعد حمدان اوپر آئے تو جس پوزیشن میں اسے چھوڑ کہ گئے اسی پوزیشن میں کمفرٹ تانے اسے لیٹا پایا اسے اسی طرح دیکھ کہ حمدان کا ضبط کا پیما نہ لبریز ہوا انھوں نے ایک نظر گھڑی کی جانب دیکھا جہاں سکول کے وقت میں صرف پندرہ منٹ تھے "_____

اس کی طرف آتے کمفرٹ اسے کھینچ کہ اسے بازوؤں میں اٹھاتے واشرم کی طرف بڑھے حجاب ان کے چہرے پہ سرد مہری دیکھے خوفزدہ ہوئی اتنے دنوں کے بعد اس قربت پہ اس کا دل دھڑکا اس نے بے ساختہ ان کے گرد بازوؤں باندھ لیے آج کتنے دنوں بعد اس کا دل انوکھی تال پہ دھڑکا تھا حمدان کی طرف دیکھا جن کی پیشانی پہ شکنوں کا جال تھا اس کے لمس سے وہ بھی کچھ نہ بولے الطالب بھیج گئے "_____

جاؤ پانچ منٹ سے اوپر ایک منٹ بھی ہو تو سارا دن کلاس میں کھڑی رہو گی تم آج "_____ اسے واشرم کے باہر اتارتے انھوں نے اسکی سزا تجویز کی تو وہ اتنی بڑی سزا سن کہ تیزی سے اندر چلی گئی جانتی تھی وہ ذرا بھی لحاظ نہیں کریں گے اس لیے ڈرتے ڈرتے تیزی سے تیار ہونے لگی "_____



آج رات کو شاہو کی برتھ ڈے تھی اس لیے اس نے اپنا سا کمرہ بلون اور لائٹ سے ڈیکوریٹ کیا اب اسکو شاہو کے آنے اور بہت شدت سے بارہ بجنے کا انتظار تھا
یہ اسکی بہت اچھی عادت تھی کہ وہ چھوٹی چھوٹی چیزوں میں خوشیاں ڈھونڈ لیتی اس نے اپنے لیے بڑے خواب کبھی دیکھے ہی نہیں اور نہ شاہو نے اسے دیکھنے دیے اس کا دل کرتا تھا کہ وہ باہر جا کہ گھومے "_____ اسے نئے نئے منظر

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

دیکھنے کا بہت شوق تھا مگر یہ الگ بات تھی کہ شاہو اس محترمہ کے گھر سے باہر نکلنے کے حق میں نہیں تھا پڑھنے پڑھانے کی حد تک وہ بہت سوشلائز تھا وہ چاہتا تھا کہ پری مضبوط بنے اپنے قدموں پہ کھڑے ہو کہ ماموں کا آنکھوں کے چمکتے دیے کو کبھی بجھنے نہ دے حالانکہ وہ پڑھائی کے معاملے میں سستی کرتی اور شاہو کو اسی بات کی بہت پریشانی تھی۔

وہ سارے کمرے پہ ایک طائرانہ نگاہ ڈالتی تو رند کر گئی یہ سارا سامان اس بے کالج سے آتے ہی کریم بابا کے ساتھ مارکیٹ سے لائی تھی "۔

کچن سے کیک اور کینڈل لاتے وہ اسکی غیر موجودگی میں اس کے پوچھے بغیر اتنا بغیر کام تو سرانجام دے چکی تھی مگر اندر ہی اندر ڈرے جارہی تھی "۔

آخر لاکھ تفشیشی نگاہ ڈالنے کے بعد اسے یقین ہوا کہ سب پر فلیٹ ہے تو ڈور بند کرتی وہ لاونج میں آ کہ بیٹھ گئی تھی آج اس کے گول مٹول سے چہرے پہ خوشی دیکھنے لائق تھی وہ نجانے کتنی دیر بیٹھ کہ وش کرنے کے طریقے سوچتی رہی آج پہلا دن تھا جو وہ اس کی سالگرہ کے انتظار میں جاگتی رہی "۔

کچھ دیر بعد شاہو کی گاڑی کے ہارن کی آواز آئی تو اس نے قدم باہر کی جانب بڑھائے تو شاہو گاڑی کو لاک کر تامل کر رہا تھا جب اس کو اپنے انتظار میں کھڑا پایا "۔

السلام علیکم "۔ پری نے کافی جوش سے سلام کیا تھا

ابھی تک جاگ رہی ہو "۔ اس کی طرف دیکھتے اس نے نہایت ہی سنجیدگی سے پوچھا "۔

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

وہ مجھے نیند نہیں آرہی تھی اس لیے آپ کا انتظار کر رہی تھی" _____

وہ اس کے آگے چل رہی تھی شال اس کی زمین کو چھو رہی تھی شاہو نے اس کی زمین پہ لگتے دیکھی تو اس کے ہمقدم ہوتے شال زمین سے اٹھا کہ اس کے کندھوں پہ رکھ دی پری نے اس کے لمس پہ چونک کے ایک لمحے کے لیے رک کے اس دیکھا" _____

تم اس ڈوپٹے کی قدر کرو گی تو یہ تمہاری قدر کبھی نہیں کھونے دے گا پر یزے تم اسکی اہمیت جانو گی تو یہ تمہاری اہمیت بڑھا دے گا _____

اسکے لفظ لفظ میں اتنی تاثیر تھی کہ پر یزے میر جیسے اسکی لفظوں میں کھوسی گئی وہ اس شخص کی کیونکر نہ اسیر ہوتی وہ اسے ہر جگہ گائیڈ کرتا تھا اسے صبح اور غلط موقع پہ سمجھاتا اس شخص کو اس کی شال تک کی قدر تھی" _____ وہ اس کے ساتھ چلتے اسے ہی سوچ رہی تھی

سٹرونگ سی ایک کپ چائے مل سکتی ہے" _____ "لاونج میں قدم رکھتے اسے کہا ویسے تو وہ خود بنا کہ پی لیتا تھا لیکن آج اسے انتظار کرتے پایا تو کہہ دیا اس کے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ آج اس کی اپنی سالگرہ ہے" _____

ایک شرط پہ" _____ "اس کی بات اچکتے اس نے جلدی سے بات منوانے کا سوچا" _____

اوکے شب بخیر" _____ "کرتے کی سلوٹوں کو ٹھیک کرتے وہ اٹھ کھڑا ہوا گویا صاف کہہ دیا کہ شرطوں والا کام تو ناممکن ہے" _____

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

نہیں نہیں۔۔۔ "آپ ایسے نہیں جائیں گے آپ کچن میں آئیں میں چائے بنا دیتی ہوں۔۔۔" اس کے اندر جانے کے ارادے سے وہ چونکتی وہ اپنی بے دھیانی میں اس کے نہایت قریب اسے روکنے کے ارادے سے اس کے سامنے مقابل ہوئی۔۔۔

اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتے اسے روکا کہ کہیں وہ اسکے سر پر انز کا مزہ ہی نہ خراب کر دیں۔۔۔ "شاہو نے اس کی طرف دیکھا جو اس کے نہایت قریب اپنی بے خبری اسے انجانے سے جذبے سے متعارف کروا گئی شاہو نے اس کے چہرہ کی طرف نہایت غور سے دیکھا جو معمول سے ہٹ کے کھلا کھلا لگ رہا تھا دل ہی دل میں اس کی خوبصورت چہرے کی بلائیں لے ڈالی اس کے دل سے دعا نکلی کہ پر یزے میر ہمیشہ اس کی سنگت میں ایسی ہی مہکتے رہے۔۔۔"

میں چائے بناؤں گی آپ صرف مجھ سے باتیں کر لیجئے گا میں نے تو یہ ہی شرط رکھی تھی۔۔۔ وہ اس کے بازوؤں سے پکڑ کہ کچن میں لے آئی۔۔۔ پھر پر یزے چائے بناتی رہی اور اس کے ساتھ ہلکی پھلکی باتیں کرتی رہی اور وہ مسکراتے چہرے سے اس کی جانب دیکھتا رہا۔۔۔

بارہ بجنے والے ہیں چلو شاہاں کافی دیر ہو گئی ہے سو جاؤ۔۔۔ اٹھتے ہوئے یہ کہتے وہ نکلنے لگا۔۔۔ "جب پھر سے وہ اس کے راستے میں حائل ہوئی شاہو نے حیرانگی سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔"

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

میں اپنے دل پہ لاکھ پابندیاں لگاتا ہوں مسسز شاہو کہ وقت سے پہلے اپنی امانت میں خیانت نہ کروں لیکن اتنا شریف نہیں ہوں تمہارے بار بار چپکنے سے بد معاشی پہ اتر آیا تو تم نے اسغفار کے ورد پڑھنے ہیں پھر "_____

بار بار چپک کہ تم کام خراب کر رہی ہو اپنا بھی اور میرا بھی "_____ اس کے گرد حصار باندھتے جھک اس کے کندھے پہ لب رکھے اور پھر اس کی طرف دیکھتے کافی معنی خیزی سے کہا تو پری کی ڈھرنکیں اس کی لمس پہ منتشر ہو گئیں آج پہلی دفعہ اس کی جان لیوا قربت میں اسے ڈر محسوس ہوا اور یہ ڈر اس کی آنکھوں میں چھلکتی محبت کی شدت کا تھا وہ اسکی

قربت میں کانپ سی گئی وہ بہت خوبصورت تھا اور اسکا کردار اس سے زیادہ خوبصورت ہوا تھا اس رشتے سے خوش تو وہ پہلے بھی بہت تھی مگر اس گھڑی اس دلکش مرد کو دیکھتی اپنے آپ پہ ناز ہوا اور اپنے رب پہ پیا آیار جس نے شاہویر

یوسف زنی کو اس کی قسمت میں لکھا تھا وہ آج بے وجہ مسکرا رہا تھا اور پر ریزے اس کی مسکراہٹ پہ فدا ہوئی "_____

وہ_____ وہ_____ "مج_____ میری بک کل رات آپ کے کمرے میں رہ گئی ہے میں نے وہ لینی ہے اس کی گھڑی میں

وقت دیکھا تو تین منٹ رہ گئے تھے "_____ اس نے ہکا کہ اسکا حصار توڑا کہ کہیں دیر نہ ہو جائے "_____

میرے ساتھ رہ کہ پہلے سے زیادہ چالاک ہوتی جا رہی ہو "_____ وہ اسکی کارستانی جانتا اس کے گرد سے حصار ہٹاتا پیچھے

ہوا "_____

چلو وہ بک اٹھاؤ اور سو جاؤ "_____ اس کے یہ کہنے کی دیر تھی وہ شاہو کے پیچھے اس کے کمرے کی طرف قدم

بڑھائے "_____

شاہو نے جیسے ہی ڈور کھولا تو مسحور کن سی خوشبو نے اس کا استقبال کیا وہ دم بخود رہ گیا تھا "_____

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

ہیپی برتھ ڈے ٹویوڈیر لالہ _____ "انتہائی جوش سے کہتے وہ اس کے سارے موڈ کا ستیاناس کر گئی تھی واٹ _____ "شاہو جو اپنے کمرے کو مکمل سجادیکھ کہ اتنا پیارا انتظام دیکھ کہ اس کی اتنی کاوش پہ حیران تھا یہ تم لالہ کہہ کہ میرے سارے موڈ کا ستیاناس کیوں کر دیتی ہو مسز شاہو" _____

اب میں کیا کروں جس طرح اب ان رومینٹک اور روکھی شخصیت کے مالک ہیں اردو لغت کی ڈکشنری میں بھی یہ ہی "لالہ" لفظ ملا تھا مجھے _____ "اور آپ کی کھڑوس شخصیت پہ جتنا یہ ہی لالہ لفظ ہے پھر میں کیا کروں آپ ایسا کرتے میرے آسانی کے لیے اپنا نام ہی لالہ رکھوا لیتے بچپن کی بیوی تھی آپ کی اتنا تو کر ہی سکتے تھے میری خوشی کی خاطر _____ "بچپن سے لالہ کہتی آرہی ہوں آپ تو اتنی عادت ہو گئی ہے لالہ کی _____ "یہ عادت اب چھوٹ ہی نہیں رہی بار بار یہ زبان خود بخود پھسل جاتی ہے _____ "وہ اس کی گھورتی نگاہوں کو خاطر میں نہ لاتے تیز لہجے میں ایک ہی سانس میں بولتی چلی گئی" _____

تم فکر مت کرو تمہاری یہ پٹر پٹر زبان بند کرنے کے بڑے ہنر ہیں میرے پاس بس وقت تو آنے دو _____ "یہ بار بار لالہ کہنے کی عادت اب تک ختم ہو چکی ہوتی میں تو تمہارے ہوش ٹھکانے لگا چکا ہوتا پتہ تو کوئی مصلحت سمجھ کہ رک جاتا ہوں لیکن اس کے بعد اگر تم نے لالہ کہا تو پھر انجام کی ذمہ تم خود ہو گی" _____

تمہاری نظر میں میں ان رومینٹک ہوں تو پھر ایک جھلک ہو جائے میرے رومینس کی _____ "شاہو نے دلچسپی سے اس کے چہرے پہ قوس و قزح کے چھائے رنگوں جو دیکھتے اب کی بار اس کے چھکے چھڑا دیے" _____

پری نے سہم کے بے یقینی سے دیکھا وہ آج اسے جھٹکے پہ جھٹکے دے رہا تھا" _____

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

ویسے تمھیں میرا برتھ ڈے یاد تھا۔۔۔۔۔ "اب کی بار اس کی پھٹی پھٹی نگاہوں میں دیکھتے وہ نارمل ہو گیا جس کو چاہیے
تورومینٹک بندہ تھا مگر اس کی ذرا سی پٹری کی اترنے کی دیر ہوتی محترمہ کی سانسیں خشک ہو جاتیں۔۔۔۔۔
جی بالکل یاد تھا ویسے اس منتھ پیدا ہونے والے بہت مسٹرئیں اور سیاسی قسم کے بندے ہوتے ہیں ویسے آپ بھی
بہت پراسرار قسم کے جالادکھڑوس ہٹلر، خشک قسم کے الٹی کھوپڑے کے انسان ہوتے ہیں جو ذرا سی بات پہ
بندو "قیں اٹھا کہ تیار کھڑے ہوتے ہیں یہ کہتے اس سے کچھ فاصلے پہ صوفے بیٹھی اور اس کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کہ
کیک کٹ کیا۔۔۔۔۔"

مگر جو بھی ہے پیپی برتھ ڈے ٹویو۔۔۔۔۔ "وہ جو پہلے اسے ڈانٹ کھا کہ اسے کوس چکی تھی لیکن پھر بھی اپنی نرم
طبعیت کی وجہ سے اسے برتھ وش کرتے کیک اس کے منہ آگے کرتے بولی جیسے کوئی کڑوا بادام چھبایا ہو۔۔۔۔۔"
اس کی پھلکی بات سنتی وہ بھی نارمل ہو گئی تھی۔۔۔۔۔"

ویسے مس پرزے میر علی خان تم نے یہ اہتمام میرے جنم دن کی خوشی کے لیے کیا ہے یا یہ میری خوبیاں گنوانے
کے لیے۔۔۔۔۔ "وہ ایک نظر اس کے چہرے پہ پھیلی مسکراہٹ اور دوسری نظر اپنے ڈیکوریٹ ہوئے روم کو دیکھتے
ہلکا سا منہ کھولتے اس کے ہاتھوں سے بائٹ لے کہ نرم لہجے میں بولا اسکی آنکھیں بار بار اس کے چہرے کے کڑوے
کڑوے منہ بنانے پہ پڑتی تو عنابی چہرے پہ تلے مسکراہٹ گہری ہو جاتی وہ اسے اپنے سر چھاڑ منہ پھاڑ حلے کے باوجود
بھی اس کے دل میں اتر گئی تھی سیای رنگ کی سر پہ گرم ٹوپی پہنے، سیاہ شال کیے سردی سے بچنے کے لیے ہاتھوں کو
مسلمے جارہی تھی۔۔۔۔۔"

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

آپ کے لیے ایک سر پرانزہ ہے لیکن پہلے وعدہ کریں میری دو یا تین بات مانیں گے تو ہی وہ سر پرانزہ دیکھایا جائے گا آپکو۔۔۔ "وہ اس کے آگے ہاتھ پھیلائے چالا کی سے بولی تو شاہو مشکوک ہوتا بے اختیاری کی کیفیت میں دلچسپی اس کے بات سننے کے لیے قریب سر کا تھا پری کے چہرے پہ دھنک کی طرح چھائے رنگ دیکھ کے منظر بہت دلفریب محسوس ہوا تھا پری نے ایک نظر جھینپ کے اسے دیکھا جو اس کے قریب دلچسپی سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا وہ اس کے چہرے پہ چھائی مسکراہٹ کو بغور دیکھنے لگی پری کو اس کے کشادہ چہرے پہ چھائی مسکراہٹ بہت بھلی لگتی تب ہی شاید وہ اس کی مسکراہٹ دیکھنے کے لیے کبھی کبھی بہت اُٹ پٹانگ حرکتیں کر جایا کرتی تھی مگر وہ بھی پٹھانوں کا خون تھا مسکراتا بھی اپنی مرضی سے سے تھا۔۔۔"

ویسے ایک بات پوچھو حکومتِ پاکستان آپ سے اضافی ٹیکس تو نہیں لیتی۔۔۔ "پٹر پٹر بولتے اس نے تیزی پوچھا تو شاہو نے ماتھے پہ بل ڈالتے بھنویں اچکاتے اسے گھورا مسکراتے لب سکڑ سے گئے یعنی اس کی بے وجہ سی بات کا مطلب اپنی نگاہوں سے ہو چھنا چاہا ہو۔۔۔"

کس بات کا۔۔۔ "شاہو نے مصنوعی آنکھیں دکھاتے سکون سے پوچھا۔۔۔"

مسکرا نے کا اور کس کا۔۔۔ "ویسے مسکرا لیا کریں ٹیکس میں پے کردوں گی پھر شرط یہ ہے آپ مسکرائے تو سہی۔۔۔" اس کی بات سنتا وہ کھل کہ مسکرایا تو پر ریزے بھی مسکرا دی۔۔۔"

اچھا میری بات مانیں گے نا آپ۔۔۔ "وہ جلدی سے اپنے مدعے کی بات پہ آئی کہ کہیں اس شخص کا موڈ ہی نہ بدل جائے۔۔۔"

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قریبتیں محال بنیں ابیا علی

ایک چھوٹی سے بات ہے وہ مان لیں دوسری کو رہنے دیں۔۔۔۔۔ "آج اپنی سا لگرہ کی خوشی میں یہ بتادیں وہ جو آج سے چار منیے پہلے ناول چھپائے تھے وہ کس جگہ چھپائیں ہیں۔۔۔۔۔" وہ اس کے قریب کھسکتی بہت آس سے بولی گویا وہ بتادے گا۔۔۔۔۔

اس کو چھوڑ دو دوسری شرط بتاؤ۔۔۔۔۔ نرم سے لہجے میں اس نے آہستگی سے پوچھا تا کہ اس کو اس کے موقف سے ہٹا سکے۔۔۔۔۔

اور کیا چاہیے وہ بتاؤ۔۔۔۔۔

وہ ہی ناولز چاہیے۔۔۔۔۔ "اس نے آہستگی سے منما کہہا تھا۔۔۔۔۔"

اچھا تیسری بات بتاؤ۔۔۔۔۔ "اس کے علاوہ کیا چاہیے سچ میں وہ مان لوں گا۔۔۔۔۔"

اچھا ان ناول کو چھوڑ دو تو آپ سچ میں مجھے شاپ سے دوسرے ناولز لادیں گے۔۔۔۔۔ "وہ بے یقینی سے تالیاں مارتے اپنی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اتنا ہی کہہ سکی۔۔۔۔۔"

ناولوں کو سائیڈ پر رکھ دو فلحال اور یہ پہ بتاؤ کہ کیا چاہیے۔۔۔۔۔ "شاہو نے اس دیوانی کو اصل رخ سے ہٹانا چاہتا کہ ناولز کا خیال ہی اس کے دماغ سے باہر نکل جائے وہ جانتا تھا اسکو ناول مل گئے تو وہ دن رات میں ان میں کھوئی اپنی طبعیت خراب کر لیں گی۔۔۔۔۔"

مجھے سائیڈ پر رکھے ناول ہی دے دیں بس۔۔۔۔۔ "پری نے بے بسی سے کہا اس کی بات سن کہ شاہو کا دل کیا کہ وہ اپنا سر پیٹ لے۔۔۔۔۔"

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

ان کے علاوہ کوئی تمھارے پاس چیز نہیں جو میرے پاس ہو اور میں تمھیں دے سکوں۔۔۔ "شاہو نے بمشکل اپنا غصہ ضبط کرتے اس سے پوچھا"۔۔۔

ہاں ہیں نہ۔۔۔ "وہ ہی جو آپ نے مجھ سے چھین کہ کہیں چھپا دیے ہیں تاکہ میں پڑھ نہ سکوں۔۔۔" وہ جو آپ نے چھ مہینے پہلے مجھ سے لیے تھے یقیناً مانیں وہ آپ کے ہی پاس ہیں بس وہ مجھے دے دیں۔۔۔ "اس نے کیک کھاتے سنجیدگی سے کہا"۔۔۔

تم ایسا کرو میرا سر کسی دیوار پہ مار دو۔۔۔ "شاہو نے رخ موڑ کہ نہایت مشکل سے غصہ ضبط کیا"۔۔۔ پہلے وہ ناول دیں پھر ماروں گی۔۔۔ "پریزے کی سوئی وہیں اٹکی تھی شاہو سمجھ گیا تھا کہ وہ پورے خطبے سے اس لیے اسے ٹالنے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا"۔۔۔

صبح دے دوں گا جاؤ اب سو جاؤ۔۔۔ "اس نے نہایت ہی ضبط سے کہا کہ آج کے دن وہ اسے نہ ڈانٹے"۔۔۔ چلیں جہاں چھ مہینے صبر کیا ہے صبح تک کر لوں گی تو کوئی بات نہیں۔۔۔ "وہ اتنی خوش ہوئی اس کے قریب ہو کہ اس کی پیشانی پہ بوسہ دیتی کچھ کیک اس کے چہرے پہ لگاتی تیزی سے کیک اٹھا کہ گڈنائٹ کہتی جھپاک سے باہر نکل گئی"۔۔۔

دوسری جانب شاہو اس کے اس لمس پہ حیران رہ گیا تھا اور سچ میں اسے اپنی بے اختیاری میں خوبصورت تحفہ دے گئی تھی آج تو اس نے سر پر انز ہی دے دی تھی۔۔۔



تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

حمدان لغاری ابھی تک گھر نہیں آئے وہ اب تک اکیڈمی سے واپس نہیں آئے رات بارہ بجے کا وقت تھا حجاب کے دل میں خوف سا بیٹھ گیا تھا کہ اللہ جانے وہ گھر کیوں نہیں آئے بے شک وہ اسے مخاطب نہیں کرتے تھے اس کا مقصد جانے کے بعد اسے نفرت کرنے لگے تھے لیکن اس شخص کی موجودگی کے احساس سے وہ خود کو محفوظ تصور کرتی جب وہ شخص گھر میں ہوتا تو وہ زہریلی نگاہوں کے حصار سے بچ جاتی بھلے وہ ان سب کی باتوں سے انجان تھے لیکن حقیقت میں حمدان لغاری کی بنا پہ خاقان لغاری اور ہانیہ اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے ان کی غیر موجودگی وہ اس کو ٹارچر ضرور کرتے تاکہ وہ ذہنی طور پہ مفلوج رہے اسی طرح وہ اب بہت غیر دماغ رہنے لگی تھی اسے لگ رہا تھا کہ یہ حمدان لغاری کو دھوکہ دینے کی سزا تھی جو ہر روز اس کے ساتھ نئی سے نئی واردت ہو رہی تھی وہ ابھی اسی سوچوں میں گم تھی جب ایک دم سے کمرے میں اندھیرہ چھا گیا تھا وہ آنکھیں پھاڑے اس اندھیرے کو دیکھتی خود سے ہی خوفزدہ ہوئی تھی اس کا دل کیا کہ وہ چیخیں مار مار کر روئے مگر دل میں اتنا ڈر بیٹھ گیا کہ سانسیں بھی جیسے اٹکنے لگی تھیں وہ مکمل سہم گئی اسی سہمی کیفیت میں وہ اندازے لگاتی باہر گئی دل دھک دھک کر رہا تھا سیڑھیوں پہ قدم رکھتے اس کا قدم جیسے ڈگمگایا مگر اس نے ہاتھ رکھتے خود کو بڑی مشکل سے بچایا۔

بہت احتیاط سے قدم رکھتے وہ پھونک پھونک کہ نیچے جانے لگیں ٹانگیں مسلسل کانپ رہی تھی اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ کسی طرح بوا کہ کمرے میں چلی جائے جیسے ہی اس نے سیڑھیوں کے آخری اسٹیپ پہ قدم رکھا تو دھندلی نگاہوں سے ہیولے کو دیکھ کہ چیخ مارتے آنے والی شخصیت کے ساتھ چمٹ گئی تھی اسے لگا تھا جیسے اس کا آخری سانس ہے وہ اپنے آپ میں نہیں رہی تھی۔

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

دوسری طرف فرقان لغاری مکمل ساکت ہو گئے تھے وہ جو ملازم سے یو۔ پی ایس کا کہنے آئے تھے ایک دم سے خود میں سمٹ جانا دیکھ کہ گبھرا سے گئے وہ مکمل اُن میں چھپی کھڑی تھی کانپ رہی تھی سسکیوں سے رورہی تھی فرقان لغاری کا پتھر دل جیسے ایک لمحے کے لیے حرکت کرنا بھول گیا تھا ان کی سر دمہری سفاکی اس لمحے میں جیسے کہیں دب کے رہ گئی "_____

یہ خون کے رشتے کشش تھی یا حادثہ تھا جو ساری زندگی بہن سے نفرت کرنے والا شخص جیسے بھانجی کو یوں شدت سے اپنے حصار میں چھپا دیکھ کہ چند لمحے کے لیے ساکت ہو گیا بہن کا روتا چانک آنکھوں کے آگے لہرایا تو ان کی ڈھرنکیں سست پڑی تھی جس محبت کا دروازہ پچھلے چالیس سالوں سے بہن کھٹکھاتی رہی کہ کبھی تو بھائی اپنی محبت کا دروازہ کھولے گا آخر میں بہن شکستہ ہو گئیں وہ دروازہ بہن کی بیٹی اچانک سے وا کر گئیں کیونکہ اس دروازے کو اب وقت دیمک کی طرح کھاتا اس میں سوراخ کر گیا اور اتنے سال اس دروازے کے بند رہنے سے دیمک اسے بری چاٹ گئی تھی اور اس دیمک کی وجہ سے وہ اتنا مضبوط دروازہ جیسے بھانجی کے ایک دھکے کی مار تھا اس دھکے سے وہ دروازہ ایسا ٹوٹا کہ اس کی بنیادیں تک ہل کہ مکمل اکھڑ گئی تھی جس محبت کا دروازہ پچھلے چالیس سالوں سے بہن کے لیے بند تھا وہ ایک پل میں اسی بہن کی بیٹی واہ کر کے اس خون شخص کو خون کے رشتے کا احساس دلوا گئی "_____ وہ ساکت و صامت سے کھڑے اس بھانجی کی سسکیاں سن رہے تھے یہ اس رشتے کی کشش تھی کہ یوں اچانک اس کا اس رشتے کا احساس کروانا _____ پہلی دفعہ اسے ساتھ لگا دیکھ ان کا چہرہ آنسوؤں سے بھر گئے پہلی دفعہ ہاتھ بڑھا کہ اسے تسلی دینی چاہی کہ وہ اسکی ماں کا نہاد بھائی ہے مگر ہاتھ جیسے لرز سے گئے لرزتے ہاتھوں سے ہاتھ بڑھاتے انھوں نے

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

اس کے سر پہ ہاتھ رکھا مگر لرزش پھر بھی جاری رہی آنسوؤں سے بھری ڈاڑھی بے وجہ نفرت کرنے پہ تھی یہاں پہلی دفعہ بہن کی بیٹی کا احساس انھیں معلوم ہوا تھا" _____

اور اس پاک رشتے کا پہلا احساس شاید انھیں تباہی کی طرف دھکیلنے جا رہا تھا یا کامیابی کی طرف سے ہوتا بہتری کی طرف پہلا قدم تھا انھیں کچھ معلوم نہیں تھا" _____

حمدان ابھی تک نہیں آیا" _____ "مزید کچھ دیر اس کی حالت کے پیش نظر جیسے نرمی سے پوچھا اور اس کا یوں اس اندھیر میں نیچے آنا سمجھ میں آیا وہ جان تھے کہ وہ انھیں حمدان سمجھ بیٹھی ہے اس لیے اسے حمدان کا پوچھا تھا" _____ وہ جوان کے ساتھ ڈری سہمی سمٹی سی کھڑی تھی ان کا بولنا تو جیسے اس کے لیے صور سے کم نہیں تھا وہ ایسے پیچھے ہٹی جیسے بچھونے ڈنگ مارا ہو" _____ "اسی اثناء میں لائٹ بھی آگئی تھی" _____

اچانک سے روشنی آنکھوں میں پڑھنے کی بناء پہ آنکھیں مسلتے اس نے آنکھیں پھاڑے انھیں دیکھا جن کا چہرہ نم تھا آنکھوں میں سرد مہری غائب تھی غصے کی جگہ خاموشی تھی ان کی آواز میں نفرت کی جگہ فکر تھی۔ جاؤ سو جاؤ کیا پتہ آج حمدان نہ آئے" _____ "اس کا آنکھیں کھول کھول کہ دیکھنا جیسے بھانپ گئے تھے اس کی آنکھیں پڑھتے جہاں ویرانگی سی تھی اس لڑکی میں صاف بہن کی تشبیہ نظر آئی بہن کا حلیہ بھی بے رونق تھا اور اس کی بیٹی کا بھی" _____ "جس وقت سے نظریں چڑھتے اپنے شرمندگی کے ہوتے ہوئے بھی ملامت پہ غصے کو ترجیح دی وہ وقت کی مار سے ڈرنے کے باوجود بھی اس شرمندگی کو چھپا گئے جوان کے دل میں تھی" _____

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

سنو لڑکی کہاں جا رہی ہو تم۔۔۔ "اس کو باہر کی طرف قدم رکھتے دیکھ انھوں نے اس کے نام سے بلانا چاہا مگر آج بھی شاید انا آڑے گئی تھی وہ ہی انا جس کی وجہ سے رشتے تو کہیں پیچھے رہ گئے تھے۔۔۔" جہاں بھی جاؤں۔۔۔ "آپ کو کیا مسئلہ ہے۔۔۔" بغیر رکے جیسے وہ جواب دیتی چلتی گئی۔۔۔ سنو لڑکی تم میرے خاندان کی عزت ہو ایسے نہیں جاسکتی میرے بیٹے کی بیوی ہو تم۔۔۔ "اس لیے یہاں سے قدم بھی باہر نہیں رکھو گی سنا تم نے۔۔۔"

بھاری سرد آواز سے انھوں نے اسے روکنا چاہا کہ وہ باہر نہ چلی جائے۔۔۔ وہ ہی عزت جس کو برباد کرنے کے لیے آدھی رات کو گنڈے بھجوائے تھے کہ وہ اس عزت کو رول دیں اس وقت بھی تو آپکے بیٹے کی بیوی تھی آپ کے خاندان کی عزت تھی اس وقت تو یاد نہیں رہا میں تو بازاری عورت ہوں۔۔۔ "مسٹر خاقان اب تو باہر قدم رکھ لوں نا۔۔۔" یہ الفاظ کی صورت میں ان کے چہرے میں رکھ کے تھپڑ لگائے تھے ایک ایک لفظ کڑوا مگر سچا تھا وہ سن سے رہ گئے تھے ان کے نامہ اعمال ایک دم سے سامنے آئے یہ الفاظ سن کہ لگا کہ یہ گھٹیا کام واقعی انھوں نے کیا تھا دماغ نے سو لعنتیں بھیجی کہ کیا وہ واقعی انسان تھے۔۔۔؟ حجاب نے لاؤنج سے باہر قدم کارپوچ کی جانب قدم بڑھائے تھے تو فرقان لغاری کے بے ساختہ ہاتھ جیب کی طرف گئے تھے انھوں نے جیب سے فون نکالا تھا۔۔۔"

یہ کام تو جیسے دماغ نے اچانک کروایا تھا دل تو چٹان تھا (اچھے اور برے کی اصل تمیز تو دماغ ہی سکھاتا ہے جبکہ قلب کو جو چیز اچھی لگے اپنا اور دوسرے کا نفع یا نقصان نظر نہیں آتا چاہے اس بظاہر نظر آنے والی منافع بخش چیز میں کتنا ہی

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

نقصان کیوں نہ ہو دل اپنی ہی سنتا ہے اپنی ہی جانتا مانتا ہے اپنی کرتا ہے جبکہ دماغ تو برے شے کی خطرناک وجوہات کا پہلے ہی سائن دیتا ہے کہ کیا اچھا اور کیا برا ہے (آج شاید زندگی میں پہلی بار فرقان لغاری نے دل و دماغ دونوں کی سنی تھی

کہاں ہو تم ___ "کچھ ہوش بھی ہے کچھ بیوی کا تاپتہ بھی ہے کہ وہ کس حال ہے ___" ان کے فون اٹینڈ کرتے ہی انھوں نے چھوٹے کہا تو دوسری جانب باپ کے لفظوں کے اسے بالکل بھی سمجھ نہ آئی ___ کیا مطلب بابا ___ "باپ کے لفظ انھیں تشویش میں مبتلا ہو گئے ایک تو اس لڑکی کی حرکتوں سے بری طرح عاجز آ گئے تھے یہ لڑکی اپنی حرکتوں ان کا دماغ خراب کرتی جا رہی تھی ___"

باپ کی باتیں سن کے انھوں نے گاڑی کی اسپیڈ تیز کی ایک تو وہ پہلے ہی بہت غصے میں تھے ابھی ہریرہ کے ماموں سے اچھی خاصی بحث ہوئی پچھلے ایک سال

سے عدالت میں مقدمہ دائر تھا ان کی پہلی بیوی کے میکے والے انھیں زچہ پہ زچہ کیے جا رہے تھے انعم کے بھائیوں کا کہنا تھا کہ ہریرہ ان کی بہن کا بیٹا ہے اس لیے عدالت کے ذریعے وہ ہریرہ کو اپنی تحویل میں لینا چاہتے تھے حمدان لغاری پچھلے ایک سال سے ان مسائل سے نپٹے آرہے تھے انعم تو بچے کو جنم ہی نہیں دینا چاہتی تھی وہ تو بچے کا مس کیرج کروانا چاہتی تھی اور یہ بات اس نے بغیر لگی لپٹی رکھے حمدان لغاری کو کہہ دی جسے سن کے وہ کچھ دیر تک سناٹے میں رہے وہ جانتے تھے انعم اپنے مفاد تک کسی حد تک بھی جاسکتی ہے وہ اپنا کیریر بنانا چاہتی تھی اور وہ اپنے کیریر کی راہ میں کوئی بھی کاٹھا حائل نہیں آنے دینا چاہتی تھی اور حمدان لغاری کی اولاد اس کی راہ میں کاٹھا ہی تو تھا

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

جس کو نکال کہ پھینک دینا چاہتی تھی کیونکہ حمدان کی پسند کی شادی تھی فرقان لغاری سے دوریاں ان کی پسند کی شادی پہ مزید بڑھ گئی وہ شادی والے دن ہی انعم کو لے کے شہر والے اپنے گھر میں شفٹ ہو گئے مگر اس کے بعد اس کی فرمائشیں طویل ہوتی گئیں اور اب تو اس نے حد ہی کر دی کہ یہ کہہ کہ وہ ان کے بچے کو جہنم نہیں دینا چاہتی اس نے صاف کہا تھا کہ حمدان تمہاری محبت کا خمار اتر گیا ہے میں پچھتا رہی ہوں تم سے شادی کر کے میں مزید تمہارے ساتھ رہ کہ اپنی زبندگی جہنم نہیں بنانا چاہتی۔۔۔۔۔ "وہ تین بھائیوں کی اکلوتی بہن تھی بہت لاڈلی ضدی اور بگڑی اسے بس خواہشوں سے غرض تھا اور حمدان لغاری بھی تو اسکی خواہش تھا جس کے پورا ہوتے ہی وہ ہواؤں میں پھرنے لگی مگر جیسے وقت گزرتا جا رہا حمدان کے سنگ رہتے ہوئے اسے اب الجھن سی ہونے لگی کیونکہ وہ ہر پارٹی اٹینڈ کرنے کی عادی تھا لباس بھی اسکا قابل اعتراض تھا جس پہ حمدان نے بہت دفعہ اسے ٹوکا اسے مناسب لباس پہننے کا کہا مگر انعم ضدی لہجہ اپنائے لڑنے کو آگئی منہ پھٹ انداز میں صاف کہہ دیا کہ زندگی اسکی ہے تو مرضی بھی چلے گئی یہاں بھی حمدان لغاری خاموش ہو گئے مگر آئے دن بڑے لاڈ سے ڈنریالنج کے لیے ہوٹل لے کے جاتی کام کے لیے ملازمہ تھی جو کام کر دیتی اس نے کبھی خود سے کھانا بنا کہ نہ دیا ان کی چھوٹی چھوٹی خواہش کا احترام کبھی نہیں کیا۔۔۔۔۔"

وقت کی یہ ڈگر دیکھ کہ وہ تھکنے لگے مگر پھر بھی شکایات کا پلندہ اسے کبھی نہیں تھا یا وہ نہیں چاہتے تھے ان کا نشمین ٹوٹ جائے جو باپ سے لڑ جھگڑ کہ علمیہ بنایا تھا مگر اب کی بار علمیہ کی والی بات سن کہ وہ بھی ضدی ہو گئے جھگڑے ختم ہونے کا نام نہیں لے رہے تھے ناچا کی اتنی بڑھ گئی کہ وہ میکے چلی گئی اس کے بعد کتنی بار منانے کی کوشش کی گئی

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

مگر وہ نہ آئی دو مہینے مزید بڑھے تو انھوں نے تنگ آ کہ یہ کہہ دیا کہ وہ سے طلاق دے دیں گے اگر وہ بچے کی پیدائش کے بعد اسکی کسٹڈی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے انھیں دے دیں اس بات پہ وہ سرشار سی مان گئی اس دن کے بعد انھوں نے انعم کے میکے جانا چھوڑ دیا انھیں اپنی زندگی کی اتنی بڑی غلطی لگی انھیں اب نفرت سے ہونے لگیں انھوں نے خود سے ہی کنارہ کشی کر لی۔۔۔ "وقت کا پیہ آگے چلنے رکاوہ اپنی اولاد کے دنیا میں آنے کے انتظار میں تھے مزید ایک مہینہ گزر اجب انھیں انعم کے آکسڈینٹ کی خبر ملی وہ ہو سپٹل پہنچے تو انعم کی حالت بہت تشویش ناک تھی انعم کے بھائی انھیں قصور وار ٹھہرانے لگے کہ ہونہ ہو اس حادثے میں کچھ نہ کچھ ہاتھ ان کا ہے کیونکہ انعم ان کے ساتھ رہنا نہیں چاہتی اس بات کا بدلہ انھوں نے لیا ہے۔۔۔"

بچے کے پیدائش کے ایک دن بعد انعم کی وفات ہو گئی اس کے سارے خواب دھرے کے دھرے رہ گئے قابلیت، ذہانت، مہمئی تلے جاسویا۔۔۔

ڈاکٹر نے بچے کے باپ کا پوچھا تو وہ آگئے ہو گئے ڈاکٹر بچہ ان کے بازوؤں میں تمھائی انعم کی موت کی خبر ملتے ہی دکھ کا کہرام سا برپا ہو گیا حمد ان کو اس کی موت کا ذرا بھی یقین نہیں آیا جو بھی تھا وہ ان کی محبوب بیوی تھی صدمہ تو پہنچا ہی تھا۔۔۔

اس کے بھائی ابھی تک بہن کے غم میں تھے اس لیے مصلحت کے ہاتھوں خاموش ہو گئے تاکہ لوگوں کے سامنے تماشا نہ بنیں کچھ دن اور گزرے حمد ان روزانہ اپنے سسرال جانے لگے ایک روز ان کی ساس ان سے بہت سختی سے پیش آئیں ان کا یہ کہنا تھا بچہ میری بیٹی کا ہے جس پہ تمھارا کوئی حق نہیں ہے انعم کے بھائی بھی اس میدان میں کود

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

پڑے کہ وہ ان کی بہن کا بیٹا ہے وہ اس کی پرورش خود کریں گے وہ اس خونی کو نہیں دے سکتے جس نے سازش کر کے حادثے کے ذریعے اس بچے کی ماں کو مار دیا "۔

حمدان نے صاف لفظوں میں ہریرہ کو ان کو یہ کہہ کہ حوالے نہ کرنے سے انکار کیا کہ انعم نے خود کہا تھا کہ وہ اس صورت میں بچے کو حوالہ کریں گے جب وہ بچے کو ان کی کسٹڈی سے پہلے ڈائیورس پیرپہ سائن کریں گے وہ تو اس کی زندگی نے وفا نہیں کی نہیں تو میں انعم کو طلاق دے دیتا۔ " انھوں نے اپنے سر تک کو کہہ دیا لیکن وہ سارے ان کو قصور ٹھہرا رہے تھے ان کی ہر ممکن کوشش تھی کہ حمدان بچے کو ہمیشہ ہمیشہ اپنے ہر حق سے دستبرادر ہو کہ ان کے حوالے کر دے مگر وہ بھی اپنے فیصلے پہ ڈٹے رہے فرقان لغاری کو جب بات پتہ چلی تو وہ ہریرہ کو حمدان سے لے کہ لغاری ولا آگئے تھے بچے کے لیے انھوں نے گورنس ہائیر کر لی جس نے اس کا خیال رکھ رہی تھی۔

حمدان لغاری کو اپنے فیصلے پہ ثابت قدم دیکھ کہ ان کے سالے جیسے ضد میں آگئے اس طرح ان پہ قا "تلانہ حملہ کرواتے وہ ان کو زک پہ زک پہ پہنچانے کی کوشش کرنے لگے لیکن وہ بھی ڈٹے رہے اور ہریرہ کو ان کے حوالے نہیں کیا اس طرح بات دشمنی تک جا پہنچی وہ اپنے اثر و رسوخ کے ذریعے ہریرہ کو لینا چاہتے تھے جب ان کو کامیابی کی کی راہ دکھائی نہ دی تو انھوں نے حمدان لغاری کو پسپا کرنا شروع کر دیا تھا اب ہریرہ ایک سال اور کچھ ماہ کا تھا مگر وہ اب تک کیس جاری تھا انھوں نے وکیل کو ٹکڑی رقم دے کے ان کے سارے کیس پہ پانی پھیر دیا اب وہ دوسرے وکیل کو ہائیر کر کے آرہے تھے جس کو ہر بات بریک بینی اور وضاحت سے بتائیں تھی۔

باپ کی بات سن کہ غصے اور ضبط سے ان کا برا حال تھا انھیں سہی معنوں حجاب سے چڑھوئیں۔

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

وہ اب بری طرح پچھتانے لگے کہ انھوں نے دوسری شادی کی کیوں کی قسمت میں دھوکہ ہی پہناں تھے پھر کیوں انھوں نے شادی کی وہ حجاب سے ناراض نہیں تھے انھیں اس پہ دکھ تھا وہ اس کی اس حرکت سے کافی دلبرداشتہ ہوئے اس کا بات پہ بات روٹھنا ان کا بلاوجہ منانا، اس کی معصومیت انھیں ناجانے کتنے عرصے بعد اڑیکٹ کر گئی حالانکہ انھوں نے قسم کھا رہی تھی کہ وہ کسی سے شادی نہیں کریں گے مگر ہریرہ کی پرورش کے لیے ان کے باپ نے خود فورس کیا شاید انھوں نے کوئی پلاننگ کی وہ کچھ نہیں جانتے تھے حجاب لغاری کا حادثاتی طور پہ ان کی زندگی میں آنے وہ چونک گئے کیونکہ وہ ان کی طالب علم تھی حجاب اور اس کا رونا دھونا دیکھ کہ انھیں لگا کہ اس کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے کیونکہ وہ ابھی پڑھ رہی تھی اور کافی چھوٹی دکھی تھی اس لیے باپ کی شاطرانہ فطرت بھانپتے ہوئے حجاب کے مضبوط دیوار بن کہ کھڑے ہو گئے مگر دھیرے دھیرے اس کی شرارتیں اس کی شوخ پن گستاخ جساتیں، اس کی معصومیت انھیں بری طرح گھائل کر گئیں تھیں ان پرست سخت طبعیت اپناتے وہ اپنے جذبوں سے ہارتے اسے سخت رویے رکھتے دوسری بار خود کو شکست سے بچانا چاہتے تھے مگر حسن و حیا کا مکمل پیکر ان کا ہر عہد توڑتا چلا گیا وہ ہارنا نہیں چاہتے تھے مگر اس لڑکی نے ہر ادیا تھا وقت نے توڑا تو سنہبل گئے مگر دوسری بار عورت کی بے وفائی دیکھی تو انھیں اپنی توہین لگی"۔

اب حجاب لا کھ روتی منتیں کرتی گڑ گڑاتی لیکن اس نے وہ مقام کھو دیا جو انھوں نے اسے بھرپور دیا تھا۔



تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

وہ تھکے تھکے سے گھر پہنچے راستے میں وہ انھیں کہیں نظر نہیں آئی تھی جیسے ہی گاڑی مین گیٹ سے اندر گئی تو انھوں نے چوکیدار کو اشارہ کیا جو تیزی سے گاڑی کی جانب بڑھا۔

ابھی ابھی چھوٹی بی بی جی کو باہر جاتے ہوئے دیکھا ہے تم نے اکمل۔۔۔ "تخل وضبط کا مظاہرہ کرتے نہایت ہی شائستگی سے پوچھا گیا۔"

نہیں صاحب جی۔۔۔ "یہاں تو کوئی بھی نہیں آیا میں نے کسی کو نہیں دیکھا میں تو یہاں سے ہلا تک نہیں۔۔۔" اس نے صاف لفظوں میں بتایا تو وہ اثبات میں سر ہلا کے اسپید ہلکی کرتے گاڑی کا رخ گیراج کی طرف موڑ کر کھڑی کرتے باہر نکل آئے۔

جیسے ہی پورچ میں داخل ہوئے تو سامنے خاقان لغاری کو کھڑا پایا۔

بیوی کہاں ہے تمھاری۔۔۔؟ خشمگیں نگاہوں سے دیکھتے اس سے پوچھا۔

یہ ہی تو میں آپ سے پوچھنے والا ہوں کہ وہ کہاں ہے کیونکہ اس طرح وہ رات کے اس پہر کہیں جاسکتی ضرور آپ نے کچھ کہا ہو گا جس نے لاونج سے باہر قدم رکھا ہے۔۔۔ "وہ آگے بڑھتے بیزارگی جیسے پوچھ گچھ میں اتر گئے۔"

شرم تو نہیں آتی ہر وقت باپ پہ الزام لگاتے ہوئے۔

اگر کچھ کہنا ہوتا تو تمھیں ہر گز فون پہ نہ بتاتا کہ وہ اس وقت گھر سے جا رہی ہے۔۔۔ "پہلی دفعہ خاقان لغاری نے عام سے لہجے میں جواب دیا جسے وہ چونک بھی گئے مگر کچھ ظاہر نہیں ہونے دیا۔"

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

میں نہیں جانتا آپکی نیت کو بابا _____ "مگر بہر حال جو بھی ہے اس نے گیٹ سے باہر قدم نہیں رکھا میں دیکھتا ہوں کہیں وہ پچھلی سائیڈ پہ نہ ہو _____" وہ یہ کہتے مڑ کہ پول کے پاس سے گزرتے ہوئے پچھلی سائیڈ پہ آئے وہ وہاں نہیں تھی انھیں حیرت ہوئی کہ اگر وہ یہاں بھی نہیں ہے تو پھر کہاں گئی دیواریں بھی بہت بڑی تھی دوسرا گیٹ تو ہر وقت باندھ تھا وسیع و عریض میں ہر جانب اندھیرہ پھیلا دیکھا تو مایوسی سی ہوئیں انھیں حجاب پہ بہت غصہ آیا دل کر رہا تھا کہ وہ اسکا چہرہ تھپڑوں سے لال کر دیں انھیں زندگی میں اتنا غصہ کبھی نہیں آیا جتنا آج حجاب پہ آیا تھا وہ جیسے سلگتے ہوئے مڑے تو ہیڈ کو ارٹر کے پورچ میں جلتے بلب پہ نگاہ پڑی انھیں شک ہوا کہ کہیں وہ بوا کے پاس تو نہیں چلی گئی اسے آدھی رات کو وہاں دیکھ کہ غصے سے ان کی رگ جیسے پھٹنے کی قریب ہوئی وہ لمبے لمبے ڈاگ بھرتے ہیڈ کو ارٹر کی جانب بڑھے برآمدے سے اندر قدم رکھتے انھوں نے قدم بوا کے کمرے کی طرف بڑھائے پہلے دروازہ پہ دستک کے لیے ہاتھ بڑھائے مگر رک گئے یہ خیال میں دل میں لاتے اگر حجاب یہاں نہ ہوئیں تو خو مخواہ ملازموں کے سامنے ہنگامہ بن جائے مگر پھر یہ سوچا اگر وہ یہاں نہ ہوئی تو وہ آدھی رات کو کہاں گئی ہوگی _____

اس لیے نہایت آہستگی سے دستک دے کہ وہ پیچھے ہوئے کچھ دیر بعد بوانے دروازہ کھولا _____

حمد ان بیٹے آپ حجاب سیٹیا کو لینے آئے ہیں وہ تو سو گئیں ہیں _____ "وہ ایک پل میں سوال پوچھتے ان کی جھجک دور کر گئیں حجاب کی موجودگی کا سن کہ ان کے سر سے جیسے بھاری بوجھ ہٹ گیا

(مزید ناول پڑھنے کے لیے اس لنک کو سرچ کریں)

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

For more novel kindly Google this link

<https://ezreaderschoice.com>

اسلام علیکم!

ہمارے اور گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: <https://www.facebook.com/mubarra1>

Email address: mobimalik83@gmail.com

readerschoicemag@gmail.com

Facebook groups : **Readers Choice**, ____

بواؤ سے جگادیں اور اور بتائیں کے میں لینے آیا ہوں ____ "حمد ان نے نے آہستگی سے کہا غصہ تو اس لڑکی پہ بے پناہ
آیا مگر ضبط کرنے کے علاوہ کر ہی کیا سکتے تھے

جی جی میں حجاب سیٹیا کو اٹھا دیتی ہوں ____ "وہ یہ کہتے ان کی نظروں سے او جھل ہو گئی" ____

حمد ان بیٹے میں نے بہت کوشش کی ہے مگر سیٹیا تو گہری نیند میں ہیں کوئی جواب ہی نہیں دے رہیں ابھی کچھ دیر پہلے
میرے پاس پریشان سی آئی تھی پھر میرے پاس ہی سو گئیں ہیں" ____
کچھ دیر بعد وہ مایوس سی لوٹیں نفی میں سر ہلاتے انھیں تفصیل بتاتی جھجک سی رہی تھیں" ____

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

حمد ان بیٹے بیٹیا کو معاف کر دیں دیکھیں نہ ان کی حالت وہ دن بدن کمزور ہوتی جا رہی ہیں کسی کا بھی ان سے رویہ ٹھیک نہیں ہے چھوٹا منہ بڑی بات _____ "مگر وہ بیوی ہے آپ کی _____" اللہ نے تو شوہر کو بیوی کا لباس بنایا ہے آپ کو اللہ نے اس کا لباس بنایا ہے پھر اسے رویوں کی مار _____ مار کہ گھر والوں کے سامنے اسکی بے پردگی نہ کریں مانا میاں بیوی کے رشتے میں سو اختلاف ہو جاتے ہیں مگر اس طرح کنارہ کشی کر کے لوگوں کو ان پہ اتنے اعتراضات مت اٹھانے دیں کہ پھر آپ کے لیے راستے پاٹنا مشکل ہو جائیں _____ "میں صرف آپ دونوں کو خوش دیکھنا چاہتی تھی اس لیے اتنی بڑی بات کی ہے

ورنہ کہاں زیب دیتا تھا کہ میں یہ گستاخی کروں _____"

معذرت حمد ان بیٹے _____ "میری باتیں بری لگیں تو مجھے معاف کر دیجئے گا خیر بیٹیا کو لے جائیں آپ _____" وہ جو آج انھیں اکیلا دیکھ کہ انھیں بہت کچھ باور کروا گئیں اپنی طرف سے بہت اچھا کیا تھا مگر یہ حجاب کے لیے برا ہونے والا تھا وہ حمد ان لغاری چہرے آنکھوں میں چھپی سرخی کو دیکھ نہ سکی جن کا کب سے چہرہ لال تھا _____

میں ایک دفعہ پھر کوشش کرتی ہوں _____ "آپ رکیں میں لاتی ہوں انکو _____" بوا یہ کہتی پھر گئی جب کچھ دیر بعد حجاب آنکھیں مسلتی بمشکل باہر تک آئی تو حمد ان کا دل کیا اس کا چہرہ تھپڑوں سے لال کر دیں ملجے لباس میں ملبوس آنکھیں مسلتی بے یقینی سے انھیں دیکھ رہی تھی _____

چلو کمرے میں _____ "بوا کا خیال کیے اپنے ذہن میں آئے خیالات کو مسترد کرتے بمشکل آرام سے بولتے اس کا ہاتھ پکڑ لیا _____" اور پھر تقریباً کھینچ کہ اسے روم میں لے گئے _____

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

تمہاری ہمت کیسے ہوئی سرونٹ کو اڑ میں جانے کی آدھی رات کو _____ "روم میں پہنچتے ہی اسے جار جانہ انداز اپنائے بیڈ پہ پھینکا سارا غصہ اندر آتے ہی ایک بار ٹوٹا" _____

میرا تماشا بنا کہ خوشی ملتی ہے نہ تمہیں _____ "یہ بتانے لگی تھی بہت مظلوم ہو تم ہم ظلم کر رہے ہیں تم پہ _____" غصے سے ٹہلتے اس کی طرف دیکھا جو آنکھیں کھے سرا سبکی سے دیکھے جار ہی تھی _____

عزت دی تھی نہ تمہیں مگر تمہیں راس نہیں آئی اب بھی لاسٹ وارنگ دے رہا ہوں یہ ڈرامے بند کرو نہیں تو اس بے نام رشتے اور ٹھکانے سے بھی ہاتھ دھونے پڑیں گے میں نہیں چاہتا تم بلا وجہ در بدر ہو مگر تم یہ حرکتیں کر کے مجبور کر رہی ہو کہ میں یہ کام کروں _____

اس کی طرف دیکھتے وہ ٹہلتے رک کہ پھٹ پڑے تھے _____

تو کر دیں اس بے نام رشتے سے آزاد _____ آپ سمجھتے ہیں آپ کا یہ گھر ہی میرا آخری ٹھکانہ ہے تو یہ آپ کی غلط فہمی ہے _____ "میں کہیں بھی رہ لوں گی آپ کے باپ نے بھی تو سوچا تھا کہ میری ماں کا کوئی گھر نہیں رہے گا اس لیے معمولی ملازمہ سے نکاح کروا کہ گھر سے نکال دیا کہ وہ ٹھوکریں کھائے گی _____"

مگر اس کے بعد اس عورت کو نہ صرف مضبوط سہارا ملا رہنے کو گھر بھی مل گیا مگر حیرت کی بات یہ ہے وہ اس کے بعد چالیس سال زندہ رہی چھت کے نیچے ہی وہ رہی یہ مت سوچئے گا کہ مجھے چھت نہیں مل سکتی _____ "وہ ان کے نزدیک کھڑی ہوتی ناچاہتے ہوئے بھی ضدی لہجے میں بولی _____"

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

چھت تو مجھے مل جائے گی لیکن میں نہیں چاہتی کہ میرا سہارا میری امیدوں کا مرکز یعنی آپ مجھ سے چھن جائیں
_____ "کیونکہ ایک عورت اس مرد سے کبھی جدا ہونے کا تصور نہیں کر سکتی جس کے نام وہ خود کو کرتی ہے اور
میں نے اپنا آپ کے نام کیا ہے میں کسی چیز سے نہیں ڈرتی _____ "آپ میرا اعتبار نہیں کریں گے مگر اللہ کی قسم
کھا کہ کہتی ہوں مجھے آپ سے پیارا اس دنیا میں کوئی نہیں ہے اس دن وہ باتیں محض آپ کے باپ کو سنائیں تھیں
میرا مقصد صرف ان کو جلانا تھا مجھے اس وقت لگا تھا کہ آپ فرقان لغاری کے بیٹے نہیں میرے شوہر ہیں مگر میں
بھول گئی تھی ہیں تو آپ ان کا خون ہی پھر اس شخص کا خون میرا کیسے ہو سکتا ہے _____؟ مگر پھر بھی آپ کو یقین کرنا
ہو گا اس دن میری باتوں کا مقصد آپ کو دھوکہ دینے کا نہیں تھا _____"

وہ نجانے کیوں اتنے دنوں بعد صفائی دیتی دیتی ان کے قریب آتے ان کے سینے پہ سر رکھے لب اس شخص کی ڈھڑکنوں کے مقام پہ رکھ گئی جسے وہ ایک پل اس کی لڑکی کی حرکت پہ رکے مگر پھر سنگ دل بن گئے کیونکہ وہ لڑکی ان کے ارادے کمزور کرنے کی طاقت رکھتی تھی ابھی ابھی اپنے کمزور ہوتے دیکھ کہ لب بھیج گئے" _____

نہیں حجاب بی بی _____ "تمہارے لیے آسان ہے مگر میرے لیے نہیں معذرت میں اب میٹھے لہجوں اور ان فریب کی باتوں میں نہیں آنے والا _____ تمہارا سب کہنا بہت آسان تھا مگر میرے لیے سہنا بہت مشکل تھا تم سب کہہ کہہ کی بھول گئی مگر میں سہہ تو چکا ہوں مگر بھلا نہیں پارہا اور اب نہ بھول پاؤں گا" _____

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

وہ یہ کہتے اسے علیحدہ کیے ہاتھ روم کی جانب بڑھ گئے جب کہ حجاب کے پاس پچھتاؤں کے علاوہ کچھ بھی نہ بچا تھا اسکا ماتم کرتا دل کر رہا تھا کہ کاش اس لمحے کے بدلے اس کی زندگی چلی جاتی۔۔۔ "مگر یہ بھی آساں تھوڑی تھی

"



پریزے۔۔۔ "اب تمہاری آواز آئی تو پھر تم گاڑی سے باہر ہو گی وہ اسے آج خود چھوڑنے جا رہا تھا جو پٹر پٹر بولتی اسے زچ کیے جا رہے تھی کبھی وہ بٹن آن کیے کبھی گانے لگا دیتی تو پھر اسے کالج کے قصے سنانے میں مصروف ہو جاتی۔۔۔ "وہ اسے ایک جگہ سنجیدگی سے بیٹھنے کو کہہ رہا تھا جب فون پہ رنگ ہوئی اس نے ڈلیش بورڈ سے فون اٹھایا تو بابا کا نام جگمگا رہا تھا۔۔۔

السلام علیکم شاہو۔۔۔ "دوسری جانب سے شاہ ذریو سفرئی کی آواز سنائی دی تو اسے ان کی لہجے سے لگا جیسے وہ عجلت میں تھے۔۔۔

وعلیکم سلام بابا۔۔۔ خیریت اتنی صبح صبح فون۔۔۔ "ٹھہراؤ بھری ایک نظر اس پہ ڈالی جو اسی کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔

بالکل خیریت ہے مگر تم کہاں ہو اس وقت۔۔۔ "ان کے سوال میں بھی گویا تیزی معلوم ہو رہی تھی اسے پریشانی سی محسوس ہوئی۔۔۔

میں پریزے کو کالج چھوڑنے جا رہا ہوں۔۔۔

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

میں نہیں ہم جارہے ہیں مسسر شاہو _____ "اس کی طرف سا جھک کہ اس کے گوش گزار اتو وہ حیرت و زیادتی سے منہ کھولے اس کا چہرہ تکلنے لگی _____"

کیا واقعی _____ جھوٹ تو نہیں بول رہے میرے ساتھ اس دن بھی آپ نے ناول کا بھی کہا تھا کہ دیں مگر پھر آپ نے مجھے ٹال دیا یہ جانتے ہوئے بھی کہ میری طویل راتیں ان کے بغیر نہیں گزر سکتی _____ "اداسی سے کہتے اس کے لہجے میں بے یقینی سی تھی _____"

سچ ہے یہ _____ آج مورے کسی خاص مقصد کے لیے جارہی ہیں ان کا کہنا ہے کہ میں ان کی بہو کو لے کہ اپنے سسرال پہنچ جاؤں _____ "اس کی ناک سے اپنی شہادت کی انگلی ٹریں کرتے معنی خیزی سے کہا تو اس آفات پہ گبھرا کے پیچھے ہوئی _____"

اتنی نازک مزاجی اچھی نہیں ہوتی بیوی _____ "بس آج کے دن عیش کر لو کیونکہ کل پھر اسی ہی قفس کی پنچھی بن جاؤ گی تم _____"

چلیں آج ہی سہی میں بہت خوش ہوں _____ "گیڈر کی سو سال زندگی سے شیر کی ایک دن کی زندگی بہتر ہوتی ہے _____"

ایک دن آزادی کا ہے اس میں جو کچھ کروں آپ روک ٹوک نہیں کریں گے یہ دن میرا ہے اور اسے میں کھل کہ جیوں گی _____ "وہ خوشی سے کہتی اسے مسکرا نے پہ مجبور کر گئی وہ جانتا تھا پری کا بس نہیں چل رہا تھا اس کے اگر پر ہوتے تو وہ آج کھل کہ بلی پور کی فضاؤں میں سانس لے چکی ہوتی _____"

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

مگر صرف آج کا دن _____ "وہ ایک دلچسپ بھری نگاہ گاڑی کو منزلوں پہ رواں دواں کر گیا" _____



ڈھائی گھنٹوں کے بعد جب وہ بلی پور کی گاؤں کی حدود میں داخل ہوئے تو اس خطبی لڑکی کی خوشی دیکھنے کے لائق تھی اس کی مسلسل شیشے سے ٹکی باہر نگاہوں کو وہ نوٹ کر رہا تھا وہ دیوانہ وار گاؤں کی کچی سڑکیں دیکھ کہ مچل رہی تھی اور شاہو اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو حفظ کر رہا تھا" _____

شاہو نے یوٹرن لے کہ کھیتوں کی طرف گاڑی بڑھائی تو کافی دور سے میر حویلی کی پرانے جنگلوں کو دیکھ کہ اس کے دل میں احساس نے جنم لیا کہ اسے کوئی پوچھتا تو وہ اپنے احساسات کو لفظوں میں بیان نہیں کر سکتی تھی اس گاؤں میں اسکا پورا بچپن گزرا تھا یہاں کھیلتے کھیلتے وہ بڑی ہوئی اپنے اس کوچے سے اسے بہت عقیدت تھی اس نے یہاں زندگی گزاری نہیں تھی بلکہ زندگی جی تھی کچھ وجوہات کی بناء پہ بمشکل اس گاؤں کو الوداع کر گئی تھی " _____

گاؤں کی سرسبز پگڈنڈیاں کو بغور دیکھ رہی تھی جہاں شبنم کے قطروں کی نمی گھاس پہ نظر آرہی تھی سردیوں کی ٹھنڈی ٹھنڈی صبح کا نارنجی سورج جیسے شرارت سے بادلوں کے ساتھ اٹھکلیاں مچانے میں مصروف تھا گاؤں کی عورتوں کو یہ وقت جیسے دوپہر کا دکھائی دے رہا تھا وہ بڑی دلچسپی سے ایک ایک چیز کو دیکھ رہی تھی کیونکہ ماں کی ناراضگی سہہ کہ بھی بابا کے ساتھ اکثر اپنے بابا کے ساتھ آتی تھی " _____

READERS CHOICE

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

اس کی گاؤں سے اتنی عقیدت کو شاہو بہت گہرائی سے دیکھ رہا تھا اس محبت کی شدت وہ اس کی خاموشی کو دیکھتے سمجھ گیا کہ اس پاگل لڑکی کو بیلی پور کی فضاؤں سے عشق تھا وہ خاموشی سے ڈرائیونگ کرتا میر علی حویلی کے نزدیک پہنچا تو ملازم نے دروازہ کھولا "_____



ساڑھے تین ایکڑ پہ پھیلی یہ جدید و قدیم طرز کی حویلی جس کے گیٹ کے داخلی جانب بڑے بڑے لان تھے جو بہت وسیع تھے ان کے ساتھ بچا حصہ کافی بڑی اور چوڑی کیاریوں پہ مشتمل تھا جس میں مختلف انواع کے رنگ برنگ پھول جن میں موتیا اور گلاب کی دیگر اقسام تھیں "_____

اس کے مخالف سمت پہ بنے لوہے کے سنگلاخ کے بڑے بڑے دو بنجرے تھے جو زوایا میر علی خان نے خاص شکاری کتوں کے لیے بنائے تھے بڑے بڑے ہنڑ ڈو گز پرندے کی چچا ہتوں پہ بھی بھونکنا شروع ہوتے پرندے بھی ایک جنب بنجرے میں موجود تھے "_____

ان دونوں جانب کے درمیان ماربل کا بنا سفید ماربل کی ٹکڑیوں سے بنا ماربل ڈرائیو وے راہداری میں بدلتا لان کے درمیان سے گزرتا کوریڈور تک تقریباً دو حصوں میں بٹ جاتا تھا یہ حویلی دیکھنے والے کو ایک دکھائی معلوم ہوتی کیونکہ میر حویلی کا حصہ داخلی دروازے تک جاتا تھا اور دوسرا سائیڈ راہداریوں سے بنا پچھلے صحن کو کھلتا تھا جس کی لمبائی بھی ماپنا مشکل امر تھا وہ ایک تفصیلی سے دیکھتا گاڑی کو چھوٹے سے بنے پورچ میں کھڑی کی جب وہ بنا وقت کی دیری کیے دروازہ کھلا چھوڑ کہ باہر نکل گئی "_____

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

شاہو گاڑی سے باہر نکلا تو اس کا سر اس لڑکی کی حرکتوں کو دیکھتا بے ساختہ نفی میں ہلا _____ "وہ کوریڈر تک پہنچ گئی
شال کا خیال اسے بھول گیا کیونکہ شال والے نے جو مکمل چھوٹ دے رکھی تھی ایسے لگتا تھا جیسے وہ قید سے رہائی
پاکہ یہاں پہنچی شال کے سرے کو چھو ہے جارہے تھے شاہو نے دیکھا وہ اسکی نظروں سے او جھل ہو گئی _____
تم کبھی نہیں بد لو گی _____ "نفی میں سر ہلاتے اس کی جلد بازی پہ وہ مسکرایا یہ جملہ شاید غلط ثابت ہونے والا تھا
کیونکہ وقت تو بدل دیتا ہے شال کندھوں پہ کیے دوسری جانب سے دروازے بند کرتے پیچھے ہاتھ باندھا وہ متوازن
سی چال چلتے خود بھی اندر جانب بڑھ گیا تھا _____



زوار یا جولاونج کی طرف باہر کی جانب کھلنے والے دروازے کے پاس کرسی رکھے سورج کی شعاعوں میں بیٹھے نیوز
پپر میں سر دیے بیٹھے تھے پر یزے نے آگے بڑھتے آہستگی سے شرارت سے ان کی آنکھوں پہ ہاتھ رکھے "____
کب آئی میری دھی رانی _____ "وہ اخبار سائیڈ پہ رکھے اسے بری طرح حیران کر کے رکھ گئے "____
بابا آپ جن ہے جو جادو آتا ہے آپ کو _____ "حیرانی سے صوفے کی جانب سے گھومتی ان کے پاس بیٹھ گئی "____
تمہارے ہاتھوں کا لمس، تمہارے دبے قدموں کی دھیمی سی آہٹ، کیسے بھول سکتا ہوں _____ "باپ جادو گر نہ
ہو تو نہ اولاد کے ساری اداسیاں کبھی ختم نہ ہو" _____
سچی بابا _____ واقعی باپ تو حقیقت میں جادو گر ہوتے ہیں جو اولاد کے غم اور اداسیاں منٹوں میں چھو کر کے
ختم کرتے ہیں اس جادو کا ہنر تو صرف ماں باپ کے پاس ہوتا ہے _____ "وہ بڑے پیار سے ان کے گرد بازوؤں جھائل

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

کر گئیں اس کا انداز ایسا تھا کہ وہ مسکرانے پہ مجبور ہوئے ویسے بھی اسکے تاثرات ایسے ہوتے وہ اجنبیوں کو بھی مسکرانے پہ مجبور کر دیتی وہ تو پھر باپ تھے۔

ویسے میری بیٹی کو آج ماں باپ کی یاد کیسے آئی؟

انہوں نے مسکراتے ہوئے پوچھا حالانکہ شاہو کو حالات کا پتہ تھا اس لیے وہ اسے کبھی نہیں لے کہ آیا۔

یہ تو آپ کی لیڈی سمیت ان کے کھڑوس میکے والے ہیں یہ سارے ذرا اکھڑے مزاج کے ہیں ان کو قابو کرنا مشکل نہیں ناممکن ہے اور ایک جو آپ نے پاکستان کے چوتھے صوبے صاحب میرے لیے منتخب کر لیے ہیں وہ ان سے دو

چار ہاتھ آگے ہیں۔ "مطلب اتنی پابندیاں اتنی پابندیاں تو جیل میں بھی نہ ہوتی ہوں گی جتنی اس شخص

نے لگائی ہوئی ہیں۔ وہ اگلی پچھلی ساری بھڑاس نکال کہ رکھ گئی کیونکہ وہ واحد باپ تھا جو اسے جانتا تھا جو اسے

کچھ نہیں کہتا تھا اماں ہوتی تو اب تک زیادہ نہیں تو دو چار تھپڑ رسید کر چکی ہوتیں۔

ویسے ان سب سے یاد آیا آپ کی ہٹلر لیڈی اس وقت کہاں پائیں جائیں گی۔ "اس نے سرگوشی کرتے ماں کو

منظر سے او جھل دیکھ کہ ان سے پوچھا۔

اوپر کمرے میں ہوگی جاؤ مل آؤ۔ "یہ نہ ہو تمہاری ماما جانی مجھ سے ناراض ہو جائیں۔"

السلام علیکم۔ "ماموں جان۔" شاہو جو فون پہ مصروف ہو گیا تھا ان کی طرف قدم بڑھائے تو پریزے اٹھ

اریبہ کو ڈھونڈنے کی غرض سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

آتے ہوئے کسی نے دیکھا تو نہیں۔۔۔ "وہ مل چکے تو چہرے سے مسکراہٹ غائب تھی لہجے میں فکر پہناں تھی
چہرے پہ سنجیدگی چھا گئی تھی

نہیں ماموں کسی نے نہیں دیکھا اور ویسے بھی کوئی دیکھ لیتا میں ڈرتا کسی سے نہیں ہوں اور ان جیسے گیڈروں سے ہر گز
نہیں۔۔۔ "اور ماموں پلیرز آپ دل سے یہ خوف نکال دیں کہ وہ شاہ ویر یو سفر نی کی بیوی کو نگاہ بھی اٹھا کہ دیکھیں
اتنی ان میں جرت نہیں ہے وہ جانتے نہیں ہیں میں ان کی آنکھیں نکالنے میں ایک سیکنڈ نہیں لگاؤں گا۔۔۔
مگر تم نہیں جانتے ان جیسے لوگوں کو وہ بہت خطرناک ہیں شاہو بیٹا اس لیے احتیاط ضروری ہے۔۔۔ "وہ اسے دھیمہ
دھیمہ سمجھانے لگے تھے۔۔۔

کچھ دیر پر ریزے وہ ماں سے مل چکی اسی اثناء شاہ ذرا اور عیشیل بھی پہنچ گئی وہ تحفے طائف لے کہ کسی خاص مقصد تحت
آئے تھے۔۔۔



وہ سیڑھیاں چڑتی آزادی سے گھومتی پھرتی مسلسل اچھل کود کر رہی تھی عیشیل شاہ ذر، زوایار، اریبہ خوش گپیوں
میں مصروف تھے۔۔۔

شاہو اس کی پھرتیاں مسلسل دیکھے جارہا تھا اس کا نیچے سے اوپر اور اوپر جانا وہ مسلسل نوٹ کر رہا تھا وہ مصلحت کے
ہاتھوں ماموں کے سامنے خاموش تھا نہیں تو اب تک اس کے مزاج ٹھکانے لگا چکا ہوتا وہ خاموش رہنا والا بندہ تو ہر گز

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

نہیں تھا وہ کف لگی آستین کو بازوؤں تک موڑتا سنجیدہ سا اٹھ کھڑا ہوا مضبوط اور بھرے بھرے بازوؤں پہ بال بہت بھلے لگ رہے تھے" _____

کہاں جا رہے ہو" _____ "یہ سوال عیشیل کا تھا جو اس کے چہرے پہ سرد مہری دیکھ کہ پوچھے بغیر نہ رہ سکیں" _____ میں آ رہا ہوں مورے یہیں ہوں کہاں جانا ہے" _____ "ان کو مطمئن کرتے وہ پلٹا اس کے قدم اوپر پورشن کی جانب تھے جب وہ تیزی سے سیڑھیاں اترتی اس سے ٹکرائی اس کا پاؤں رپٹا

اس سے پہلے وہ گرتی اس نے غیر ارادی طور پہ شاہو کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے خود کو گرنے سے بچایا" _____

آرام سے گر جاتی تو" _____ "اس کے گرد حصار باندھتے اس نے کافی غصے سے کہا" _____

گری تو نہیں ہوں نا" _____ "اور ویسے بھی گر بھی جاتی تو آج کے دن کم از کم آپ مجھے کچھ بھی نہیں کہہ سکتے کیونکہ آج کا دن میرا ہے مجھے آج تو کھل کہ سانس لینے دیں" _____ "اس کے بعد تو آپ نے پر کاٹ ہی دینے ہیں تو پھر کیوں نہ کھل جی بھر کے اڑ لوں" _____

وہ یہ کہتی اس کے پاس سے ہو کہ جانے لگی" _____

پر اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ تم اچھل کود کہ اپنا نقصان کر لو اور ہڈی پسلی تڑوا لو اور میں غریب پری میڈم کے پر ڈھونڈتا رہوں کہ وہ کہاں گئے" _____ "اسے پھر سے کلائی سے کرتے وہ قدرے شرارتی لہجے میں بولا تو پری کھلکھلاتی تیزی سے نیچے اتری جس بنا پہ وہ بری طرح سیڑھی سے گری اس کی خود بخود چیخ نکلی اسکی چیخوں کی آواز اتنی اونچی تھی کہ لاونج میں ہنستے ان دونوں کے ماں باپ سیڑھیوں کی جانب آئی" _____

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

شاہو اس کے پاس سیڑھی پہ بیٹھا تھا جو پاؤں تھامے اسے ہاتھ نہیں لگانے دے رہی تھی وہ فکر مند ساد کھائی دے رہا تھا" _____

بابا بابا _____ "جان بوجھ کہ کراہا کہ توجہ بٹانے کی خاطر کہا گیا" _____

اٹھواتنی چوٹ نہیں لگی جتنا تم نے سب کو پریشان کر دیا ہے _____ "اریبہ بیگم نے سخت لہجے سے اٹھایا ان کی نظر میں وہ سب کو خوا مخواہ پریشان کیے جا رہی تھی اس لیے اس لڑکی پہ غصہ آیا" _____

بابا _____ مجھ سے نہیں اٹھا جا رہا نہ _____ "دیکھیں نہ ماما کو بلا وجہ دانٹ دیتی ہیں مجھے درد ہو رہا ہے نا" _____

اریبہ بچی ہے ابھی ہر وقت ڈانٹا تو نہ کرو _____ آج آئی ہے _____ "اسکا اتر اہوا منہ دیکھ کہ وہ اریبہ بیگم کو کہے بغیر نہ رہ سکیں تھیں" _____

میں نے کچھ بکواس کی تھی کہ گرجاؤ گی مگر تم پہ اثر ہو تو تب نہ _____ "شاہو بھی اپنی عادت سے مجبور ڈانٹے بغیر نہ رہ سکا" _____

بابا _____ مجھے درد ہو رہا ہے _____ "اس نے منہ بسورتے بابا کی طرف دیکھا" _____

کچھ بھی نہیں ہوا میرا بیٹا تو بہادر ہے نا _____ چلو میری دھی رانی اٹھو _____ "ان کے یہ کہنے کی دیر تھی وہ ہنستی مسکراتی اٹھ کھڑی ہوئی" _____

READERS CHOICE

تیری نجیشیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

میں تو مذاق کر رہی تھی مجھے تو کچھ بھی نہیں ہوا۔۔۔۔۔ "میں تو بس دیکھنا چاہتی تھی کہ کون کون مجھ سے پیار کرتا ہے۔۔۔۔۔" آنکھیں پٹپٹاتے اس نے شاہو کو پیچھے دیکھ کہ آنکھ ماری تو اس کی نوٹکیوں کو دیکھتے سرد نگاہوں سے اسے گھورا۔۔۔۔۔

اور سب سے زیادہ پیار تمھاری ماں تم سے کرتی ہے کیونکہ وہ ایک پل میں جان گئی تھی کہ تم اس وقت شرارت کے موڈ میں ہو۔۔۔۔۔ "زویا یہ کہتے اسے ساتھ لے آئے تھے"۔۔۔۔۔

شام تک وہ یہاں رہیں تھیں شام کو عیشل اور شاہ ذریوسف زئی بلی پور میں ٹھہر گئے جب کہ اسے شاہو کے ساتھ شہر روانہ کیے آتے وقت جتنی خوشی اس کے چہرے پہ تھی آتے وقت دو گنا اسی چھائی ہوئی تھی۔۔۔۔۔



آدھی رات کا وقت تھا شاہو جو کروٹ پہ کروٹ بدلے جا رہا تھا اس وقت دروازے کو زور زور سے بجاتا دیکھ کہ بغیر چپل پہنے دروازے کی جانب بڑھتا دروازے کھولا تو وہیں کھڑے کا کھڑا رہ گیا کیونکہ آنے والا وجود اتنی شدت سے اس کے ساتھ لپٹا وہ جواب دہم پہ کھڑا تھا ایک دم سے پیچھے ہوا۔۔۔۔۔

پری۔۔۔۔۔ "اس نے پکارا مگر بے سود کوئی جواب نہ پا کہ اسے اسے علحیدہ کیا جو علحیدہ ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔۔۔۔"

READERS CHOICE

کیا ہوا بتاؤ تو سہی۔۔۔۔۔ کوئی برا خواب دیکھا ہے۔۔۔۔۔

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

اس کی حالت کے پیش نظر اس نے نہایت نرمی سے پوچھا کیونکہ اسے محسوس ہوا اس کی ہارٹ بہت تیز چل رہی تھی کیونکہ وہ لمبے لمبے سانس جو لے رہی تھی۔

م۔ مجھے نیند نہیں آرہی میں آپ کے پاس سوؤں گی۔ "وہ بمشکل سانسوں کو معتدل پہ لاتے ہوئے بولی ورنہ بولنے بھی نہیں ہو رہا تھا۔

وہ تو ٹھیک ہے مگر کیا ہوا ہے۔؟ "بڑی مشکل سے اسے بیڈ پہ بیٹھا یا اور خود اس کے پاس بیٹھ گیا متورم آنکھیں، آنسوؤں سے ترچہ، چپل سے بے نیاز پاؤں، بال آگے پیچھے بکھرے ہوئے وہ بہت مر جھائی ہوئی تھی سبز اور اورنج گھنٹوں سے نیچے فراک میں بغیر شال کے تھی صبح تو یہ چہرہ کھلا کھلا نکھرا نکھرا تھا مگر اب شاید وہ کسی برے لمحے کے حصار میں تھا۔

وہ سنہری کندن کی مانند دکھائی دیتی لڑکی اب کسی خزاں رسیدہ پتے کی طرح بکھری حالت میں دکھائی دے رہی تھی اس نے بمشکل ہاتھ بڑھاتے جگ سے گلاس سے پانی انڈیلا اور اس کے منہ آگے کیا جو وہ ایک ہی سانس میں پی گئی تھی ایسے لگ رہا تھا جسے وہ بہت دور کی مسافت کر کے آئی ہو منزل ڈھونڈتے ڈھونڈتے بھٹک کہ صحرا میں چلی گئی ہو جہاں کسی راستے کا سراغ لگاتے لگاتے بھوک پیاسی تھک ہار کہ بیٹھ گئی ہو۔

وہ ایک سانس میں غٹا غٹ پانی پی گئی اس کے منہ سے گرتا پانی دیکھ کہ ٹشو سے اس کا چہرہ صاف کیا اس کے آنسوؤں سے صاف کیا پھر ہاتھ بڑھا کہ اس کے آنسو صاف کیے۔

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

مجھے گبھرائٹ ہو رہی ہے ایسے لگتا ہے جیسے کچھ برا ہونے والا ہے۔۔۔۔۔ "وہ اس کے بازوؤں پکڑتے بے بسی سے رو دی اس کے آنسوؤں بھل بھل گرتے پھر سے اس کے چہرے کو بھگو گئے وہ اسے ساتھ لگا گیا"۔۔۔۔۔

انشا اللہ کچھ بھی نہیں ہو گا فضول کی ٹنشن مت لو دیکھنا میں ابھی سورتیں پڑھ کہ پھونکوں گا تمہاری گبھرائٹ بالکل ختم ہو جائے گی چلو لیٹ جاؤ میں تمہارے پاس ہوں۔۔۔۔۔ "ایک بار پھر سے اس کے آنسو صاف کرتے اس کی نم آنکھوں پہ لب رکھتے کہا"۔۔۔۔۔

اس کی ہدایات پہ عمل کرتے وہ سیدھی ہوتے سر اس کے بازوؤں پہ رکھتی کمفرٹ اپنے اوپر کیے لیٹ گئی اس کے ہاتھوں کو مضبوطی سے تھام لیا"۔۔۔۔۔

وہ مختلف آیتوں کا ورد کرتے بار بار اس پہ دم کرتا رہا اس وقت اس کا اپنا دل بے چین سا تھا مگر پھر بھی کتنی دیر سے وہ اسکی بے چینی کو بھانپ رہا تھا جو سونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی کبھی سر اس کے سینے پہ رکھتی تو کبھی بازوؤں پہ۔۔۔۔۔ "کبھی اٹھ کہ بیٹھ جاتی تو پھر سر اس کی گود میں رکھ لیتی"۔۔۔۔۔

چھت پہ چلو گی تم۔۔۔۔۔ چلو چلتے ہیں کچھ بہتر محسوس کرو گی۔۔۔۔۔ "مسلل اس کی اس کی بے چینی دیکھتے وہ بولا تو وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی مگر پھر جلدی سے اٹھ بیٹھی جس کا مطلب صاف تھا کہ وہ چھت پہ جانے کو تیار ہے شاہو اٹھا کاؤچ پہ پڑی شال اٹھائی، کیز نکال کہ اشارتاً سے چپل پہننے کو کہا تو پری چپل پہنتے اس کے ہمراہ ہوئی۔۔۔۔۔ "وہ لاونج سے لیتے ٹیرس کی طرف ماحقہ چھت پہ اسے لیے سیڑھیاں چڑھنے لگا"۔۔۔۔۔

تیری بنچشیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

جیسے ہی چھت کا دروازہ کھولتے وہ اوپر آئے تو ٹھنڈی ہوانے ان کا استقبال کیا ہوا تو بہت ٹھنڈی تھی کیونکہ سردیوں کا موسم تھا اس وجہ سے روح میں اترنے والی ٹھنڈک محسوس ہوئی" _____

وہ اسے لیے چھت پہ بنے روم کی چھوٹی چھوٹی سیڑھیوں پہ بیٹھا جو صرف اس روم پہ بنیں چھت کی جانب جاتا تھا چھت آدھے سے کوڑا تھا اسے روڈ اور بقیہ نظر نہیں تھا گھر تقریباً سیف تھا جس میں اگر نیچے جانے کا اندر سے بند ہوتا تو اس راستے پھر نیچے جانے کی کوئی ہمت ہی نہیں کرتا یہ ڈور تقریباً بند ہی رہتا" _____

شاہو نے اس کے اوپر کچھ اس طرح سے شال کی کہ چہرے کو چھوڑ کہ وہ کوڑ ہو گئی" _____

مجھے بابا سے بات کرنی ہے" _____ "کچھ دیر بعد اس کی آواز ابھری تو شاہو نے چونک کہ اسے دیکھا" _____

اس وقت اپنے ساتھ ان کو بھی پریشان کر و گی وہ کیا سوچیں گے آج تو مل کہ آئی ہو" _____ "ماموں ممانی سمیت مورے اور بابا بھی پریشان ہو گئے وقت دیکھو آدھی رات کا ہے صبح صبح بات کروادوں گا" _____ "اس کے گرد حصار تنگ کرتے اس نے سنجیدگی سے کہا" _____

ایسے لگ رہا ہے جیسے یہ رات میرے لیے بہت بھاری ہے وقت گزرنے کا نام ہی نہیں لے رہا دیکھیں نہ شاہو صبح ہی نہیں ہو رہی مجھے لگ رہا ہے یہ آسیب کی مانند دکھائی دیتی رات میرا سب کچھ چھین لے جائے گی ایسے لگ رہا ہے جیسے میں ابھی سوئی اور صبح اٹھی تو خالی ہاتھ رہ جاؤں گی کوئی میرا سب کچھ لوٹ کہ لے جائے گا اور میں لٹی پٹی سی مسافر رہ جاؤں گی ایسے لگ رہا ہے جیسے یہ رات میری یادداشت بھی ساتھ لے جائے گی آپ کہہ رہے ہیں میں سکون سے سو

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

جاؤں مگر یہ تو بتائیں کیسے سوؤں میں بار بار آنکھیں بند کرتی ہوں تو کوئی انجانا سا خوف پھن پھیلانے ناگ کی طرف راستہ ڈسے کھڑا دکھائی دیتا ہے پھر آنکھیں بند کرنے کا دل ہی نہیں کرتا" _____

وہ پریشانی سے کہتی رونے کو تھی شاہو جو پہلے ہی پریشان تھا اسکی باتیں اسے پریشان کر گئیں اس کی بھی حالت اسے کچھ مختلف نہ تھی مگر وہ مرد تھا مضبوطی کا دامن نہیں چھوڑ سکتا تھا" _____

بلا وجہ وہم مت پالو پر یزے" _____ اس نے اب کی بار اسے ٹوک دیا اور اس کے بال سمیٹے اس نے سارا وزن اس پہ ڈال رکھا تھا اس کی وجود کا گداز پن اسے محسوس ہو رہا تھا وہ جانتا تھا وہ بہت نرم ہے اس لیے اس وقت نرمی سے سمیٹا ہوا تھا" _____ اسے تو خاموش کر دیا حالانکہ کچھ انہونی ہونے کا خوف اسے بھی لاحق ہوا _____ اس کی چھٹی حس جیسے غلط آلازم دے رہی تھی

کچھ دیر بعد وہ وہیں بیٹھا رہا جب اس کی سانسوں آواز آئی تو وہ اسے بازوؤں میں اٹھائے وہ شکر کیے دروازہ بند کیے نیچے چلا آیا" _____ اسے بیڈ پہ لٹا کہ وہ کمفرٹ اس کے اوپر درست کیے خود اس کے پاس بیٹھ گیا وہ دونوں ہاتھ اس کے کندھوں کے اطراف ٹکائے اسے حفظ کر رہا تھا وہ اس پہ جیسے چھایا سا تھا" _____

اس کے بال سنوارتے اس کی پیشانی اور آنکھوں پہ لب رکھتے اسے نیند میں بھی احساس دلایا کہ وہ اس کے پاس ہی اس لیے وہ بے فکر ہو کہ سو جائے" _____ تقریباً اسے دیکھتے دیکھتے پانچ ہو گئے اس کا سکون دیکھنے کی خاطر وہ خود بے سکون ہو گیا اس کی بقیہ رات پھر آنکھوں میں کٹی تھی" _____

اس نے خود فجر کی نماز پڑھی پھر صوفے پہ بیٹھ گیا

تیری نجیشتیں عذاب لکے تیری قربتیں محال بنیں ابیا علی

اس کی آنکھ لگ گئی تقریباً دو گھنٹے ہوئے اسے سوئے جب فون بیل بجی تو فون کی تھر تھراہٹ پہ اٹھ بیٹھا۔
سیل پہ جگمگاتے انہوں نمبر کو دیکھتے اس نے چونکتے ہوئے فون اٹھایا کال پک کی تو دوسری جانب ملنے والی خبر اس کے
قدموں سے زمین سرکا کہ رکھ گئی اس خبر نے اس کے سر سے آسمان کھینچ لیا اس کی زباں بولنے سے مفلوج ہو گئی وہ
سانس لینا بھول گیا تھا کل جن چہروں کو ہنستا مسکراتا چھوڑ کہ آیا تھا آج اتنی بڑی خبر سن کہ جیسے اس کے اندر سے
بینادیں ہل گئی ہو چوٹ اپنے گہری دے گئے جس کے زخم ساری زندگی مند مل نہیں ہونے تھے وہ اس کی سوچیں
مفلوج کر گئے یہ خبر سن کہ لگالمحے وہیں رک گئے زندگی ختم ہو گئی ہو۔

حوش و حواس قابو میں کیسے رہتے جب زندگی اجڑ گئی تھی لٹ گئی اس کی ایک نظریہ یزے کے چہرے پہ پڑی تھی جو
ساری دنیا سے غافل تھی اس کا یہ پر سکون چہرہ دیکھا اس نے کہا تھا کہ اسے ایسا لگ رہا ہے یہ رات اس کا سب کچھ چھین
کہ لے جائے گی اور اور اس نے سچ کہا تھا کہ رات سب کچھ نکل کہ لے گئی یہ رات دونوں کے کل اٹاٹے لوٹ کہ
چلی گئی۔

جاری ہے

READERS CHOICE